SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, April 20, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 11.00 a.m. in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واوفوا بعهد الله اذا عاهد تم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها
وقد جعلتم الله عليكم كفيلاً ان الله يعلم ما تفعلون ٥ ولا
تكونوا كالتي نقضت غز لهامن بعد قوة انكاثاً تتخذون ايمانكم
دخلاً بينكم ان تكون امة هي اربىٰ من امة انما يبلوكم الله به
وليبينن لكم يوم القيمة ماكنتم فيه تختلفون٥

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

اور جب خدا سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم

اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔

OATH TAKING

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ۔ جی رفیق صاحب، تشریف لے آئیں جی۔

(جناب چیئرمین نے جناب ملک محمد رفیق رجوانہ سے حلف لیا)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: Panel of Presiding Officers. In pursuance of sub Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following members, in order of precedence, to form a panel of Presiding Officers for the 84th Session of the Senate of Pakistan.

No. 1. Senator Muhammad Anwar Bhinder.

No.2. Senator Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone.

No.3. Senator Iqbal Haider.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir I may be permitted to take up the condolence statement.

This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Makhdoom Muhammad, Sajjad Hussain Qureshi. Makhdoom Muhammad Sajjad Hussain Qureshi was a distinguished politician, a seasoned parliamentarian and respected spiritual leader. He played an important and effective role as a student in the freedom movement. His political career spans many decades. He has a rare distinction of being elected to the National

Assembly three times. He was also a member of the Majlis-e-Shoora. Later , he was elected as a member of the Senate and also its Deputy Chairman. His long and celebrated career had befitting culmination when he assumed the office of the Governor of the province of the Punjab. Makhdoom Muhammad Sajjad Hussain Qureshi, being a lineal descendant, was Sajjada Nasheen of Hazrat Ghaus Baha-ud-Din Zakariya and Hazrat Shah Rukn-e-Alam and was an ardent scholar of theology. He made efforts to disseminate divine teachings. He rendered valuable services for the promotion of religious and political ethics in the country. Being the spiritual and political leader of profound dignity, he was respected for his humility and grace. We pray Almighty Allah to shower his infinite blessings on the departed soul. May he rest in eternal peace. A copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman. Yes . Thank you.

FATEHA

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ جب ہم ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں تو ہمارے قومی اسمبلی کے sitting Member محمود اکبر صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

Mr. Chairman: I take it , there is no opposition. I take it jointly

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب پیر کرم شاہ صاحب کے لئے بھی میں استدعا کروں گا۔ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ کی والدہ صاحبہ کے لئے بھی۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! یسین وٹو صاحب نے کسی کے لئے آدھی دعا کسی کے لئے پونی دعا کرادی ہے ۔ بیچ بیچ میں یاد آتا رہا ہے ۔ بہتر تھا کہ سب کے نام شروع ہی میں لے لیتے۔ اس طرح اچھا نہیں لگتا کہ بیچ میں کہا جائے کہ اب محترمہ عابدہ حسین صاحبہ کی والدہ کے لئے بھی دعا کریں۔ جناب چیئرمین ! میں آج جو آپ کے سامنے سیشن کے آغاز میں ہی کھڑا ہوا ہوں شاید آپ کو بھی کچھ اس کا اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اس وقت کیا وہ معاملہ ہے جو میرے ذہن میں سب سے اوّل ہوگا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے لئے بھی اس وقت سب سے زیادہ اہمیت ،جب ایک نیا سیشن شروع ہو رہا ہے ، تو اس بات کی ہونی چاہیے کہ ہاؤس ہرحالت میں، ہرصورت میں مکمل ہو۔ آج میں محترم رجوانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حلف لیا اور ان کے حلف کے ساتھ ہاؤس مکمل ہوا اور اب وہ اس ہاؤس میں رونق افروز ہوں گے ۔ ان کے ساتھ ہماری طاقت اور توانائیوں میں اضافہ ہوگا ۔ رجوانہ صاحب کا بڑا تجربہ ہے۔ وہ بڑے senior وکیل ہیں ۔ وہ ملتان بار کی بہت بڑی شخصیت ہیں اور ان کے آنے سے اس ایوان کی کارروائی میں انشاء اللہ ایک بہت بہتر اضافہ ہوگا۔

جناب چیئرمین! جہاں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وہاں میں آپ کو بڑے دکھ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج پھر ایک ایسا موقع ہے کہ ایک ممبر جن کے بارے میں بہت عرصہ تو آپ کا فیصلہ یہ رہا --- اس پر بحث ہوتی رہی پھر آپ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ انہوں نے حلف نہیں اٹھایا اس لئے وہ ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کے اہل نہیں اور آپ کوئی ایسا آرڈر پاس کرنے کی اس وقت تک صلاحیت نہیں رکھتے تھے جب تک سینیٹر آصف علی زرداری نے حلف نہیں اٹھایا تھا۔ جب آپ کی رولنگ آئی تو ہم نے صرف اس حد تک --- میں مشروط طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے احترام کے تحت اپنے تمام تر تحفظات کے باوجود سرتسلیم خم کیا کہ یقیناً ایک روز وہ آئے گا جس دن آصف علی زرداری اس ایوان میں اس ایوان کے ممبر کے طور پر حلف اٹھالیں گے اور جس دن وہ حلف اٹھالیں گے تو اس کے بعد یہ تمام بحث کہ کیا وہ اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کا اختیار اور حق رکھتے ہیں ، ان کے پاس استحقاق ہے

یا نہیں یہ ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس بحث کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے، اس ایوان کی کارروائی میں اور اس ایوان کی کارروائی محفوظ ہوتی ہے اور تحریر ہوتی ہے اس کا ریکارڈ ہوتا ہے اور وہ ریکارڈ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نے اس معاملے میں سیر حاصل بحث سنی کہ کیا آصف علی زرداری کا استحقاق ہے اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک مدلل اور تفصیلی فیصلہ لکھا۔ اس میں آپ نے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ مجھے بصد احترام اس فیصلے کی صحت سے شاید اختلاف ہو لیکن جب آپ کا فیصلہ تھا تو میں اس ایوان کے فلور پر اس کے ممبر کے طور پر اس سے اختلاف کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔ ہمارے اپنے تحفظات تھے، ہم اس کے بعد عدالتوں میں بھی گئے۔ عدالتوں نے بھی، آپ کے علم میں ہے کہ فیصلے دے دیئے کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر سینیٹر آصف علی زرداری کو اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت اور موقع ملے۔ اب میرے خیال میں یہ بحث ختم ہو چکی تھی۔ میرے خیال میں یہ معاملہ تشنہ سوال نہیں تھا۔ اس میں کسی قسم کا کوئی لوچ یا ڈھیل نہیں تھی۔ تصور یہ تھا اور بڑا واضح تصور تھا کہ آج جب ہاؤس شروع ہوگا تو سینیٹر آصف علی زرداری اس ایوان میں اپنی نشست پر موجود ہوں گے۔ اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کا ان کا استحقاق برقرار ہوگا اور اس کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ یہ کوئی نیا معاملہ نہیں۔ یہاں سینیٹر شجاعت حسین صاحب، سینیٹر آفتاب شیخ صاحب، محترمہ سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ اور سینیٹر اشتیاق اظہر صاحب، ایسے ہی معاملات میں، ان سے بہت زیادہ سنگین الزامات کے تحت گرفتار اور پابند سلاسل تھے اور جناب چیئرمین! یہ آپ کا حسن ظن تھا، آپ کا حسن ظرف تھا، آپ نے ان کو ہمیشہ بغیر کسی بات کو سوچے، بغیر کسی معاملے پر، کسی نکتے پر دھیان دیئے یہ دیکھے بغیر کہ سینیٹ کی کارروائی کیا ہوتی ہے، یہ دیکھے بغیر کہ سینیٹ requisitioned اجلاس ہے جس کو صرف چند ممبران نے بلایا ہے یا سارا ہاؤس جناب صدر نے طلب کیا ہے، یہ دیکھے بغیر کہ ایجنڈے پر کوئی قانون آ رہا ہے کوئی لاء آ رہا ہے کوئی قرار داد آ رہی ہے جناب چیئرمین! آپ نے ان کی بارہا یہاں موجودگی کا حکم صادر کیا اور بارہا جب بھی آپ نے وہ حکم صادر کیا ماسوائے ایک پہلی بحث کے جو چلتی رہی جس پر حکومت کا ایک موقف تھا اپوزیشن کا دوسرا موقف تھا جناب نے فیصلہ دیا۔ معاملہ عدالتوں تک گیا اس کے علاوہ وہ سینیٹر صاحبان اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیتے رہے بدستور حصہ لیتے رہے یہاں آ کر

پارلیمنٹ لاجز میں جب اس وقت جب وہ پہلے ہاسٹل تھے ان کے کمروں کو سب جیل قرار دیا جاتا رہا۔ ان کی حراست کا یہاں بھی بندوبست ہوتا رہا اور پھر ہاؤس میں آکر وہ سارجنٹ ایٹ آرمز کی تحویل میں اور یہاں ہمارے ساتھ بیٹھ کر آزادانہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے کیونکہ ہر شخص کی یہاں موجودگی آپ ہی کی نہیں جناب چیئرمین! اس ایوان کی ضرورت ہے ۔ اس ایوان کی ضرورت ہے کہ یہ ایوان مکمل ہو۔ اس ایوان کی ضرورت ہے جناب چیئرمین! کہ ایوان کے ہر ممبر کو یہاں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملے۔ اس ایوان کی ضرورت ہے جناب چیئرمین! کہ جب ہم کسی قرار داد پر بحث کر رہے ہوں تو ہر ممبر یہاں اٹھ کر اپنی صلاحیت کے مطابق ہمیں اپنی رائے سے وہ نواز سکے ۔نہ صرف یہ جناب چیئرمین! اس ایوان کی ضرورت ہے بالخصوص کہ جب ایک دن پہلے Ordinance آتے ہیں، آج اجلاس ہونا ہے کل Ordinance آ رہے ہیں، اس وقت یہ ضرورت ہے کہ کم از کم وہ شخص ،وہ سینیٹر جس کو سامنے رکھ کر Ordinances بنائے جا رہے ہوں وہ یہاں موجود ہو۔ Ordinances بنائے جا رہے ہیں کس کو سامنے رکھ کر، کہا جا رہا ہے کہ IPPs میں آپ نے سب سے کمیشن کھائے ہیں۔ آپ کو یہ یہ سزا ہو گی اور جو کمیشن کھائے گا energy power میں۔ سیکشن 7 ,6 ,5 ,4 اس Ordinance کا کہتا ہے جو کمیشن لے گا جو bribery لے گا اس کی سات سال سزا ہوگی اور سیکشن 8 یہ کہتا ہے جناب چیئرمین! کہ جو آصف علی زرداری کے خلاف بیان دے دے گا اس کو معاف کر دیں گے۔ کبھی یہ سنا ہے آپ نے، کبھی آپ نے یہ سنا ہے کہ legislature مقننہ اس قسم کی بلیک میلنگ کرے گی۔ وزیر قانون آج ہے نہیں، وزیر قانون آج ہوتے تو میں ان کو بتاتا کہ یہ legislative black mailing آپ کی ---

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ اس کا تو ایک طریقہ ہے Ordinance پر بحث کرنے کا ۔ آپ آصف علی زرداری کے معاملے پر بات کریں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں آصف زرداری کے معاملے پر ہوں۔ یہ قانون آپ نے آصف زرداری کے لئے بنایا ہے ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ کیا اس Ordinance میں آصف زرداری کا نام ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اس بھول پن پہ ہم کیا وہ کہتے ہیں مر نہ جائے اسد۔ جناب کہتے ہیں کہ آصف علی زرداری کا نام اس میں لکھا ہے۔ میاں یسین وٹو صاحب ایک ایسے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن میں بھول پن زیادہ نہیں ہوتا۔ بڑے سیانے لوگ ہوتے ہیں۔بہر حال آپ اگر اس طرح کرتے ہیں تو یہ بھی studied negligence ہے۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ معزز ممبر سے میری گزارش ہے کہ کم از کم غالب اور اقبال کے ساتھ زیادتی نہ کیا کریں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب اگر میں یہ بات کسی وجہ سے عالی صاحب کے بارے میں کہتا تو یقیناً سادگی کا لفظ باقاعدہ کہتا۔ مجھے چونکہ یسین وٹو صاحب کے بارے میں یہ بات کہنی تھی اس لئے ان کو جس طرح سمجھ آئے اس انداز میں یہ عرض کرنا تھا۔ میں جانتا ہوں یسین وٹو صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ بڑی جلدی آپ اس پر سیخ پا ہوگئے کہ (روئے سخن کسی طرف ہو تو رخ سیاہ)۔ میرا ان کی طرف روئے سخن نہیں ہے پر خود آکر وہ تیر کے راستے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا مختصراً کہ آج اس ہاؤس میں آصف علی زرداری موجود نہیں، آج اس ہاؤس میں ایک سینیٹر موجود نہیں ہے اور میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ یہ جو ہائے ہائے کر رہے ہیں، یہ بھی ایک دن وہاں بیٹھے ہوں گے جہاں آج آصف زرداری بیٹھا ہوا ہے اور کم از کم The Law will catch up with the Law Minister یہ میں آپ کو بتا دوں۔ وزیر قانون آج ہیں نہیں، وزیر قانون اسی سیل میں جائے گا جتنی criminalization of Law وہ آج کر رہا ہے۔ It is the criminalization of the legislative process and the law. میری گزارش جناب چیئرمین! یہ ہے کہ آپ یہ ہاؤس کس طرح چلا سکتے ہیں جب تک کہ یہ ہاؤس مکمل نہ ہو۔ میں آپ سے یہ استدعا کروں گا جناب چیئرمین! کہ آج آپ اس ہاؤس کی کارروائی ملتوی کرکے Rule 72 (A) کے تحت اپنا order pass کریں۔ جناب آپ سے اس سلسلے میں تحریراً بھی یہ درخواست کی جاچکی ہے۔ جناب رضا ربانی صاحب نے

آپ کو تحریراً یہ درخواست کی تھی کہ آپ حکم فرمائیں اور انتظامیہ سینیٹر آصف علی زرداری کو اس سیشن میں، ہاؤس میں، اس کی کارروائی میں عملاً حصہ لینے کے لئے یہاں لائیں تاکہ وہ پھر اس ہاؤس کی کارروائی میں بطور سینیٹر اپنے استحقاق کے مطابق حصہ لے سکیں۔ اس میں صرف جناب چیئرمین! آپ کے حکم اور آرڈر کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آپ نے حکم کردیا ہوتا اور انتظامیہ کی جانب سے کوئی توقف ہوتا تو میرا یقیناً تمام خطاب اور میری تمام گزارشات کا رخ شاید انتظامیہ کی جانب ہوتا لیکن اس وقت میں جناب سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جناب چیئرمین! اس درخواست پر، جو درخواست آپ کو رضا ربانی صاحب نے دی ہے اس پر آپ آصف علی زرداری کے یہاں لائے جانے کا حکم صادر فرمائیں اور مہربانی کر کے آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سینیٹر آصف علی زرداری ہمارے ساتھ اس ہاؤس میں بیٹھ کر اس کی کارروائی میں حصہ لے سکیں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ آپ کی مجھ سے ٹیلیفون پر بھی بات ہوئی تھی؛ جس دن غالباً سیشن کا اعلان ہوا تھا سینیٹر آصف علی زرداری کے پروڈکشن آرڈرز کے سلسلے میں اور پھر اس کو subsequently میں نے اگلے دن 17 تاریخ کو ایک خط کے ساتھ بھی follow up کیا تھا۔

جناب چیئرمین، اس کا جواب بھی مل گیا تھا آپ کو۔

میاں رضا ربانی، اس کا جواب مجھے پرسوں شام میں ملا تھا جناب۔ اسی سلسلے میں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں جو یہ بات مجھے convey کی گئی کہ بحث مزید ہونی ہے اس بات پر کہ 'necessary' کا لفظ، اور اس کے parameters ہیں وہ define کئے جائیں اور پھر بات آگے بڑھے گی۔ جناب چیئرمین! نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اب مزید بحث کی گنجائش word 'necessary' کے اوپر ضرورت نہیں ہے اور اس کی بنیادی وجہ جناب یہ ہے کہ میں آپ کو صرف اتنا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے استعمال کیا ایم۔ کیو۔ ایم کے سینیٹرز کے لئے تو اس میں اشتیاق اظہر صاحب کے لئے Rule 72(A) production order آپ نے چالیس دفعہ، اور یہ ریکارڈ پر موجود ہے،

جاری کئے ۔ اس کے بعد نسرین جلیل صاحبہ کے لئے آپ نے 60 times production orders
جاری کئے ہیں۔ اس کے بعد سینیٹر آفتاب شیخ کے لئے آپ نے 65 times production order
جاری کئے۔ یعنی ٹوٹل صرف تین سینیٹرز کے 165 production orders آپ نے جاری کئے ہیں
اور اس وقت آپ نے کسی stage پہ یہ بات نہیں کہی کہ مجھے اس بات کو دیکھنا ہے کہ آیا
یہ بات لازم ہے ' ان کی presence اس ہاؤس میں کہ موجود ہو یا نہ ہو۔ جناب چیئرمین!
پارلیمنٹ کے اندر سب سے بڑی بات traditions کی ہوتی ہے ' روایات کی ہوتی ہے ۔ تو
جناب والا

you are the same Presiding Officer, you are the same Chairman. You at that time 165 times used your discretion without going into the factum of the matter whether it is necessary or not but in the matter of Asif Ali Zardari, you are not using your discretion, is it because he belongs to the Pakistan Peoples Party? Is it because you feel that belonging to the Pakistan Peoples Party makes a person a second grade citizen, that is a crime when we are guilty of it . We all are guilty of it, you can not exercise double standard.

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب آپ اس وقت وزیر تھے ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ

did you raise this issue at that time, was this argued, was this discussed, it was not and you know as you are very senior lawyer unless the issue is raised , I can not decide it and you know that at that time your argument simply was that the power of the Senate Chairman is subject to the order of the Magistrate. So, this issue of 'necessary' was neither raised nor argued , nor discussed and in my entire ruling on the case of Chaudhry Shujaat Hussain, there is no reference to it.

Mian Raza Rabbani now you have raised the point let me answer it. I have the notes with me and will not make a false statement, yes, the main thrust of my ruling was that it is a power which rests with the court but I did raise the

question of application of mine, of not making a mechanical order, I will produce my notes tomorrow in which I raised the question. You read my ruling?

Mian Raza Rabbani: Sir, I have read your ruling, alright , even on the basis of your ruling , I will quote you paragraph from your own ruling where you have stated that it is a necessity in order for the House to be complete either on a requisition or when the President summons it under Article 54(2): Rule 72(a) has been made for that very purpose to complete the House, this is here you want me to quote you from it. You want me to quote you your own ruling , your own ruling , you have said it , the High Court Judgement on which you are relying, that has quoted that paragraph. My basic premises this time is I am ready on the point of necessity to come up and I will give you your own ruling but that is not the issue at the time. The issue is not that. The issue is that when 165 mechanical orders were issued by you, why this double standard today. Mr. Chairman, no, I do not want the Wasim Sajjad who has the double standard . I will not argue before a Wasim Sajjad with double standard. I want Wasim Sajjad who was equatous, who was just, who was the custodian of the rights of the members of this House, regardless of the fact that whether they were attached on the Treasury or the Opposition benches. Don't force us to say that today we will not argue in front of Wasim Sajjad who has double standard.

Mr. Chairman: I thought you are ready to argue on this question then why don't you do it? Qazi Sahib before I request you and others

ایک دو چیزیں میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ

when this matter of Ch. Shujaat Hussain was taken up and again I heard detailed

arguments. This is how we function and I have always functioned like this. I heard detailed arguments from that question and on several days and during the course of those arguments, this issue as to what is the meaning of the word "necessary" it was not raised and because it was not raised, no ruling was given

کہ بھئی کب necessary ہوتا ہے کب نہیں ہوتا۔ لہذا جب میرے پاس درخواست آتی تھی تو
میں order کرتا تھا

but it was not raised. The issues that were raised, they were discussed according to rule and judgement was given. Then the question of Asif Zardari came up and I again heard arguments on it in detail for several days from both sides of the House and believe me it was a difficult question because I am conscious of the fact that these pertain to the rights of members. After a lot of discussion in the House, I gave a ruling that Rule 72-A does not extend to a person who has not taken oath. And I had said in that ruling that a person who is elected becomes a Senator-elect does not become a Senator.

Again some people said that this is not the correct ruling. The matter was taken to the Sindh High Court. And the Sindh High Court had up held my ruling. And I will just read to you the relevant portion of the Sindh High Court where they have said that the ruling of the Chairman on this question is correct. The relevant observation of the full bench of the Sindh High Court is, they have said the Chairman has held after discussion all this

کہ بھئی person کیا ہوتا ہے member-elect کیا ہوتا ہے member کیا ہوتا ہے؟

then they say that irresistable conclusion therefore is "irresistable" is, that the petitioner, till such time as he takes oath, is not a member of a House of the Parliament. In this case, the Senate and the Chairman was not in error in holding that to be so. so

انہوں نے up hold کر دیا میری جو ناقص judgement تھی obviously ایک انسان کی judgement ہوتی ہے۔ میں نے کوشش کی کہ ایک صحیح فیصلہ دوں۔ سندھ ہائی کورٹ کے فل بینچ نے اسے up hold کردیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک مزید بات کہی ہے

No.1. This issue of "necessary" was not raised. In my ruling on the case of Asif Zardari, I have said that these issues have been discussed but I am not giving any ruling on this because the matter is being disposed off on this short question that he is not yet a member of the House. Now the question is relevant as to what is the meaning of the rule.

اس پہ سندھ ہائی کورٹ نے ایک direction دی ہوئی ہے ۔ سندھ ہائی کورٹ نے parameter laid down کئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے۔ آپ کے پاس ہے اس کی کاپی قاضی صاحب --- تو اس judgement میں انہوں نے parameter laid down کر دیئے ہیں ۔انہوں نے کہا ہے یعنی اب یہ سندھ ہائی کورٹ کا ایک قانون ہے

about the dignity and authority of the court. It says on page 11 of the copy of the judgement, it says," Here it may also be pointed out that where the said rules of procedure apply

یعنی ابھی تو apply نہیں کر رہے۔ ان کا فیصلہ ہے کہ فی الحال apply نہیں کر رہے۔ کیونکہ فی الحال

he is not a member but where the said rules of procedure apply, the power to summon an under trial prisoner shall always remain a discretionary power of the authority that is the Chairman or the Speaker in which it vests. Next it is only when necessary that such a power can come to be exercised.

اور بات سنیں آگے

lastly but not less importantly, in exercising such power, the relevant authority would all the time ensure that in virture of such exercise, the proceedings in the relevant court of law are not unnecessarily delayed. Let alone thwart it. These are the parameters within which the powers under the referred rules 72-A and 90 are

to be exercised. Now these are the parameters which they have laid down.

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ اب ہائی کورٹ نے یہ observation دے دی ہے۔

I would like to hear you and lay down the parameters as to what is it? Because if the observation was not there, if the ruling was clear, if the matter had been decided, there is no problem but now under the observation of the Sindh High Court, it is my duty and that I have said, in fact

یہی میں نے رضا صاحب کو کہا تھا۔

Qazi Muhammad Anwar: We will assist you, we may make submissions but I am saying is, it is very amazing, it is amazing saying that word 'necessary' did not attract your attention. Though it was the part of ....

(Interruption)

Mr. Chairman: It did not attract my attention, when I was hearing arguments of Mr. Zardari's Case, this was argued but I did not give a ruling on it. I did not give a ruling on it.

میں نے یہ کہا تھا I will just read it to you ۔ ایک منٹ وہ بھی میں پڑھ دوں آپ کو تا کہ آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

Qazi Muhammad Anwar: In Asif Zardar Case, Raza Rabbani has put 155 rulings.

Mr. Chairman: In the last paragraph of my ruling in the Asif Zardari Case I have said, since I have already held that the case of Mr. Zardari is not governed by Rule 72-A, it is not necessary for me to examine the other issues raised in this case. Namely, what are the factors which should be considered in exercising discretionary rule 72-A and what is meant by the phrase necessary in this rule. This should be considered in an appropriate case when it will become

necessary.

Qazi Muhammad Anwar: Another case, another appropriate case not of Asif Zardari, the moment he has taken oath, because then this other observation became redundant, at the moment he has taken oath. Here, I will say, were the rules different when you passed the other rulings, rulings 155? Was not this work necessary the part of this rule?

Mr. Chairman: As I told you nobody...

(interruption)

Qazi Muhammad Anwar: Sir, please.

Mr. Chairman: I have given you my mind, I want to hear an argument so that I can pass an order.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, we will argue. Sir, there is a presumption that the Chair knows the law. There is a presumption that Chair knows the rule. We presume that you knew these rules, even when you passed the earlier ruling.

Mr. Chairman: Of course, I know these rules.

Qazi Muhammad Anwar: We presume that you knew as custodian of the rights of the member that you were there to protect a member. Sir, here in this case what is word 'necessary' ? It is a big history then we ought to go to the doctrine of necessity.

جناب چیئرمین: اس کا مطلب عام یہ ہے کہ کن حالات میں ضروری ہے کہ
detained سینیٹر کو بلایا جائے۔ اور نہ یہ emotional issue ہے اور نہ یہ سیاسی issue ہے۔ It is
a pure legal issue. یہی گرما گرمی پہلے تھی تب بھی میں نے سنا اور قانونی فیصلہ دیا۔ آج بھی

گرما گرمی ہے۔

(interruption)

جناب چیئرمین ۔ پہلے مکمل کر لینے دیں قاضی صاحب کو۔

Qazi Muhammad Anwar: I say, my submission is that the moment a member has taken oath then it is necessary for you to procure a Senator. This is our necessity that it is the member, who has to be brought to the House.

Mr. Chairman: So, your argument is that necessity means that it is my necessity.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, it is necessity of the House.

Mr. Chairman: Do I take it now that you have commenced, arguments on this question.?

Qazi Muhammad Anwar: It is the necessity of the House that a member has to be here for complete year. Sir, then you have to see, necessary

کو آپ examine کیسے کریں گے۔اس کو آپ کریں گے

with the nature of the business, with the nature of the agenda?

اس کا criteria کیا ہوگا۔ اس کا آپ کے پاس کونسا parameter ہے جس سے آپ یہ جج کریں گے کہ آج necessary ہے کل necessary نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: بتائیں ۔

That is I want, tell me.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, that is I am saying. I say

پہلے آپ دیکھیں کہ اس ہاؤس کا function کیا ہے۔ اس میں ممبر کا function کیا ہے۔ اس ممبر کا جو basic function ہے کہ اس نے آنا ہے اور اس نے اس ہاؤس کی proceedings میں حصہ لینا ہے۔ پھر تو اس ہاؤس کی proceeding redundant ہو گئی۔ unnecessary ہے۔

اس کی کیا افادیت رہ جاتی ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پانچ ممبروں کو بٹھا کے بھی ہاؤس کو چلایا جا سکتا ہے تو بات ہی نہیں رہ جاتی ۔ صرف یہ ہے کہ ہاؤس کو چلانے کے لئے ۲۲ ممبرز چاہیئں۔ تو one fourth کو بٹھائیں اور ہاؤس کو چلائیں ۔ پارلیمان کے اس حصے سینٹ کی افادیت کیا ہے ۔اسکی افادیت یہ ہے کہ یہ ہاؤس legislative business کرتا ہے اور اس ممبر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی observation, reservation اس legislation پر دے جو آپ کے پاس under debate بل ہے۔ آپ کے پاس بل ہے اس بل میں ممکن ہے کہ وہ امنڈمنٹ propose کرنا چاہتا ہے۔ ممکن ہے وہ اس کو oppose کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ حق نہیں ہے۔ یہ ایک ممبر کا بنیادی حق ہے کہ وہ اس ہاؤس کی proceedings میں حصہ لے۔ جب اس نے oath لیا ہے۔ necessity ہے ہی یہ کہ آپ یہ دیکھیں کہ جس ممبر نے اوتھ لیا ہے۔ آپ نے پہلی جو رولنگ دی تھی۔ I have gone through it اس کی wisdom سے بصد احترام مجھے اختلاف ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ نے distinction دو باتوں پر کیا ہے۔ member , member elect اور جناب کی wisdom یہ تھی that member elect is not a member. Member is only a person who has taken oath.

Mr. Chairman: Which the High Court has upheld.

قاضی محمد انور۔ یہی ہے وہ ہائیکورٹ میں بھی گئی ہے ۔جناب اس وقت آپ کے پاس -----

جناب چیئرمین۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ once a member takes oath that he must ......

Qazi Muhammad Anwar: The moment he has taken oath then he is a member according to your ruling and then it is his right , I say then it is his right to participate in the proceedings of this House and it is your duty to preserve his this right.

جناب چیئرمین ۔ تو آپ کے discretion مطابق کوئی نہیں ہے۔ necessary means جب بھی ہو تو بلا لیا جائے۔

قاضی محمد انور۔اب سب ممبروں کے لئے نہیں ہے ۔ یہ کونسے ممبرز کے لئے ہے ۔
یہ 71-A جو از خود نہیں آ سکتا۔جس کو prevent کیا گیا ہے جو confine ہے۔ وہ از خود نہیں آ سکتا اس کا اپنا اختیار نہیں ہے ۔اس کے rights کو آپ enforce کریں گے۔ ہر ممبر کے rights نہیں۔ میں از خود نہیں آتا۔ میں آپ کو درخواست بھیج دیتا ہوں۔میرے لئے یہ نہیں ہے۔ یہ اس ممبر کے لئے نہیں ہے جو آزاد ہے۔ یہ اس ممبر کے لئے ہے جو preventive detention میں ہے جو under trial ہے ۔جو پابند سلاسل ہے۔ اس کے لئے ہے اس کو آپ لائیں گے۔ اس کے rights کو کون enforce کرے گا۔ اسکے right کی enforcement آپ کی ڈیوٹی ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ this is your constitutional duty. یہ ہاؤس constitution کا حصہ ہے-----

جناب چیئرمین۔ اگر قاضی صاحب رولز کی منشا یہ ہے تو پھر رول میں یہ کیوں نہیں لکھا ہوا کہ whenever the confined member applies he should be called

Qazi Muhammad Anwar: No, Sir. Not member.

جناب چیئرمین: ہائیکورٹ کو بھی یہ لکھنے کی ضرورت نہ پڑتی ۔ مجھے بھی تکلیف نہ ہوتی۔

Why do you think this?

قاضی محمد انور۔ جناب necessary کو check نہ کریں ۔ necessary کو آپ wide کریں گے۔ Sir while you are interpreting it آپ اس کی interpretation کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہی بات ہوئی ' what you are saying now is that in interpreting تو پھر یہ نہ کہیں کہ آپ کی discretion نہیں ہے ۔ then you have to say, discretion ہے necessary لفظ ہے لیکن اس کو extend کریں۔وہ تو بات ہوئی۔

قاضی محمد انور ۔ Word necessary کو آپ restrict نہ کریں۔ آپ rules of interpretation apply کریں گے ۔ rules of interpretation یہ آئیں گے ۔

This word has to be given a wider interpretation, not a narrow interpretation, but a wider interpretation enabling you to summon him.

آپ کی powers کو enhance کرنے کے حق میں یہ آئے گا۔یہ اس میں نہیں آئے گا---

Mr. Chairman: But in giving a wider meaning

ایک تو یہ ہے کہ wider meaning وہ تو بات سمجھ آ گئی ۔

Qazi Muhammad Anwar: Wider will be enabling you to bring him, not preventing you.

جناب چیئرمین۔ اس پر ذرا گائیڈ کریں ۔ وہ تو آپ کی بات صحیح ہے کہ اس کو wider meaning میں کیا جائے لیکن آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ wider meaning اتنا کر دیا جائے کہ جب درخواست ہو تو وہ آ جائے۔

قاضی محمد انور۔ جناب میں عرض کرتا ہوں----

Mr.Chairman: Is it that.?

(Interruption)

Mr. Chairman: Let him argue. Let him argue.

قاضی محمد انور۔ جناب ایک کیس میں آپ نے ۴۰ دفعہ ہر درخواست پر کیا۔ اگر یہ discrimination ہو جائے گی ۔ میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں ---

جناب چیئرمین۔ نہیں as I said اس وقت تو یہ ایشو raise نہیں ہوا تھا۔ میں کیا کروں ۔

And you know Qazi Sahib, the practice , the principle is that no order is given on an issue which is not raised or discussed.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بھئی رضا صاحب ان کو بحث کرنے دیں یہ کیا بات ہو رہی ہے کہ he is arguing......

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ کی جب باری آئے گی۔ آپ بھی بحث کر لیں لیکن please let him argue. He is a very senior lawyer and he knows what he is

saying.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, it is not to be raised. The moment applications have been put in.....

Mr. Chairman: So, you feel that that a judgement should be given on a matter even if it is not raised.

Qazi Muhammad Anwar: I say.

Mr. Chairman: Right.

Qazi Muhammad Anwar: I say it is necessary for you. It is necessary that he should be brought in. That is what I am saying and I say that necessary should not be made a technical hurdle. This necessary should not be used to deprive the member.

آپ اس طرح use کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ member should be deprived from his right of coming here because you don't deem his presence necessary. یہ تو پھر آپ کی ذمہ داری ہو جائے گی ۔ ہمیں دس آدمیوں کو پکڑ لیتے ہیں اور وہاں اٹک کے اس طرف detain کر لیتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ I don't see it necessary because کہ یہ necessary ہے۔ اس طرح ہاؤس چل سکتا ہے۔ اگر اس طرح ہو گیا تو آپ کی وہ discretion جو ہے وہ in accordance , in consonance نہیں ہو گی with the procedure of the House.

تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 72 (A) کو جب آپ interpret کرتے ہیں تو اپنی اب تک کی دی ہوئی رولنگز کو ضرور ذہن میں رکھیں اور یہ دیکھیں یہ word 'necessary' آج آیا ہے ' insert ہوا ہے ' ترمیم ہوئی ہے یا یہ پہلے بھی تھا۔

جناب چیئرمین۔نہیں ' پہلے تھا لیکن ہائیکورٹ کا آرڈر بھی اب آیا ہے اور پہلے raise نہیں ہوا تھا۔

قاضی محمد انور ۔جناب آپ ہائیکورٹ کے آرڈر پر آپ binding نہیں ہیں ۔ You are

not controlled by the judgements of the High Court. Sir for God's sake I say the proceedings of this House------

جناب چیئرمین-ہائیکورٹ نے اسی ججمنٹ میں کہا ہے کہ نہیں ۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir I say not withstanding the judgement of a High Court even a Supreme Court

جناب چیئرمین- آپ نے یہ ججمنٹ دیکھی ہے یا نہیں ؟

قاضی محمد انور ۔نہیں ۔

جناب چیئرمین-ان کو ایک کاپی اس کی دے دیں ۔

قاضی محمد انور ۔جناب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ quote ہو چکی ہے ۔ آپ کی rulings جو ہیں وہ publish ہو چکی ہیں ۔ یہ "ڈان" نے پبلش کی ہیں ۔ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ ہائیکورٹ نے آپ کو کہا ہے کہ جب آپ ضروری خیال فرمائیں، آپ بلائیں ۔

جناب چیئرمین- آپ رولنگ دیکھیں ۔ اس میں ہائیکورٹ نے یہ کہا ہے ۔

very assertedly. These then are the parameters within which the powers under referred rule 72 A are to be exercised.

قاضی محمد انور ۔ہائیکورٹ وہاں پر ختم ہوگئی ہے ۔

Are we governed by the High Court over here or by you sir?

جناب چیئرمین - ان کی argument یہ ہے کہ نہیں I am not bound

جی جناب اعتزاز احسن صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین ! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور فارمل ایک سٹیٹمنٹ آپ کے یہاں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ! اس ہاؤس کو چلانے کے لئے چار بنیادی ستون ہیں ۔ سب سے پہلے آپ ہیں۔ پھر لیڈر آف دی ہاؤس ہیں ۔ پھر لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں اور پھر جو دوسری پارٹیز ہیں ان کے لیڈران ہیں۔ یہ اس ہاؤس کے engines ہیں ۔ ان کے صلاح مشورے سے معاملات چلتے

ہیں اور ان کو rules recognize کرتے ہیں ۔ رول میں چیئرمین ،لیڈر آف دی ہاؤس ، لیڈر آف دی اپوزیشن کا ذکر ہے اور اب میں بحیثیت لیڈر آف دی اپوزیشن عرض کرتا ہوں ۔

پہلے میں نے یہ عرض کیا تھا آپ نے یہ سنا ہوگا کہ یہ ہاؤس کی ضرورت ہے کہ ہر سینیٹر یہاں موجود ہو۔ میں یہ آپ کو فارمل عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین !یہ میری ضرورت ہے کہ بحیثیت قائد حزب اختلاف میرے تمام ممبران کے ساتھ مجھے مشاورت کا موقع ملے۔ جن میں سینیٹر آصف علی زرداری بھی میرے رفیق، میرے ساتھی ہیں۔ میں آپ کو تمام تر ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، آپ اس کو ضرورت محسوس کریں یا نہ کریں۔ لیڈر آف دی ہاؤس اس کی ضرورت محسوس کریں یا نہ کریں۔ میں بھی اس ہاؤس کا نہ صرف رکن ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک ایسی نشست پر بیٹھا ہوں جس کو ضوابط کار تسلیم کرتے ہیں اور جس کا اس ایوان کو چلانے کے لئے ، میں ہوں یا کوئی اور ہو، انتہائی اہم اور کلیدی کردار ہے۔

جناب چیئرمین ! مجھے آج اس وقت سینیٹر آصف علی زرداری کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ۔ میں اس میں یہ کہوں گا یا میرا کوئی بھی ساتھی، وہ گورنمنٹ کی سائیڈ پر ہو یا اپوزیشن کی سائیڈ پر ہو ، آپ کو کوئی لیڈر آف دی پارٹی اٹھ کر کہہ دیتا ہے ، لیڈر آف دی ہاؤس اٹھ کر کہہ دیتا ہے لیڈر آف دی اپوزیشن اٹھ کر کہہ دیتا ہے کہ جناب چیئرمین ،آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے، مجھے اس ممبر کی ضرورت ہے ورنہ میں اپنے فرائض منصبی بجا طور پر استعمال نہیں کر سکتا ۔ ان پر میں عمل نہیں کر سکتا تو جناب چیئرمین ! اس کے بعد آپ کے لئے مزید سوچنا قانون کے تحت اور ہائی کورٹ کی ججمنٹ کے تحت بے سود اور بالکل بے وجہ ہے ۔ آپ کو میں اسی لئے مزید بحث کی بجائے عرض کر دینا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ تو آپ کے مطابق

if the Leader of the Opposition feels it is necessary then the Chairman can't say it is necessary.

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں عرض کروں کہ آپ کی مشکل آسان کرنے کے لئے میں نے یہ بیان دیا ہے ورنہ میرا موقف یہ ہے کہ یہ ہاؤس کی ضرورت ہے ۔ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ یہ ہاؤس کی ضرورت ہے ۔ آج ہم ادھر بیٹھے ہیں ، کل یہ لوگ ادھر بیٹھے ہوں گے ۔

کل ان کے لئے خدا کی قسم میں یہی آواز اٹھاؤں گا ۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ضرورت نہیں ہے ۔ ان میں سے اگر جاوید اقبال عباسی کے لئے بھی مجھے آواز اٹھانی پڑی تو خدا کی قسم اٹھاؤں گا۔ یہ آپ کی ضرورت ہے ہاؤس کی ضرورت ہے۔ میں نے صرف آپ کی آسانی کے لئے ، چونکہ میں آپ کے چہرے پر ایک مشکل جو کہ قانونی مشکل نہیں سیاسی مشکل ہے ،دیکھ رہا ہوں جناب۔

Mr. Chairman: I would like to assure you as I did earlier, it is purely a legal question for me.

چوہدری اعتزاز احسن ۔ جناب چیئرمین ! آپ کی جماعتی وابستگی اس معاملے میں آڑے آرہی ہے۔ جس وقت تک ایم کیو ایم کے ہمارے معزز حضرات ، میں ان کا احترام کرتا ہوں، وہ آپ کی جماعت کے ساتھ منسلک رہے ، حلیف رہے آپ نے ان کو 165 مرتبہ بلایا اور یہ آصف زرداری جو ایک سینیٹر ہے، جو آپ کی مخالف جماعت سے تعلق رکھتا ہے ، آج ہم ، آج اے این پی والے ، آج دیگر ہمارے ساتھی جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ، خدا کی قسم لرز رہے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں ترازو ٹیڑھا ہو رہا ہے ۔

Mr. Chairman: Never... I would like to assure you that there is no impediment in my way. It is a purely legal question for me.

چوہدری اعتزاز احسن ۔اعمال سے پتہ چلتا ہے آدمی کی نیت کا۔صرف نیتوں سے ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ بہر حال دیکھیں اعتزاز صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلی مرتبہ ، پہلی مرتبہ آپ کے سامنے ایک ایسا سوال پیش آیا ہے جناب چیئرمین صاحب ! جس میں زیر حراست کون شخص ہے جو آپ کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا ۔ آپ کی جماعت کے کسی حلیف سے تعلق نہیں رکھتا ۔ جہاں آپ کی جماعت کا تعلق تھا ، سینیٹر شجاعت حسین ، جہاں آپ کی جماعت کے حلیفوں کا تعلق تھا ایم کیو ایم کے سینیٹر ، معزز و معتبر سینیٹرز ، آپ نے 165 مرتبہ آنکھیں بند

کر کے نظریہ ضرورت یا ضرورت کے معاملے کی طرف دھیان نہ کر کے فیصلہ کیا ۔ میں آج صرف آپ کی مشکل کو پہچانتے ہوئے ---

جناب چیئرمین ۔شکریہ ۔ جی بڑی مہربانی ۔ لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پچھلی دفعہ ---

چوہدری اعتزاز احسن ۔بڑی کڑی نگاہوں سے کچھ وزراء آپ کو دیکھ رہے ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ---

جناب چیئرمین ۔ I am very grateful to you لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ --

چوہدری اعتزاز احسن ۔ یہ میں نے آپ کو اس لئے بتایا اور آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ کے لئے مشکل ہے ، اول تو نہیں ہونی چاہیئے ، اگر آپ کے لئے مشکل ہے تو پھر یہ میرا موقف نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھیئے کہ میں قانونی بحث کر کے یہ معاملہ گول کر رہا ہوں ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کو مشکل ہے تو لیڈر آف دی ہاؤس اگر یہ کہہ دے ، بالفرض کوئی نہیں آ رہا ، وہ کہیں بھائی جناب چیئرمین ! مجھے اس کی ضرورت ہے ، میں نے اس سے مشورہ کرنا ہے ۔ اس ہاؤس کے کاروبار کو ---

جناب چیئرمین ۔ پہلے میں ان کی بات سنوں گا تو پتا چلے گا لیکن پچھلی دفعہ بھی جب میں نے رولنگ دی تھی تو obviously some people did not like it. ہائی کورٹ نے بھی اس کو uphold کر دیا تو اب میں کیا کروں ۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ میں ہائی کورٹ کے معاملے پر بھی آ جاتا ہوں اگر آپ چاہتے ہیں ۔ آپ اس قدر ہائی کورٹ کی آبزرویشن پر ---

جناب چیئرمین ۔ نہیں نہیں ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہائی کورٹ نے اس رولنگ کو uphold کر دیا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ آپ نے جو تکیہ کیا ہوا ہے آبزرویشن پر تو آبزرویشن نے آپ کو کوئی ڈائریکشن نہیں دی ، آبزرویشن نے آپ کو کوئی ہدایت نہیں دی کہ ضرورت کہاں ہو گی کہاں نہیں ہو گی ۔

جناب چیئرمین ۔ لیکن آبزرویشن تو ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! جو آبزرویشن آپ نے پڑھی ہے ، اس میں آپ کی

صوابدید پر معاملے کو چھوڑا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو صوابدید اختیار کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئیے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب والا! میری گزارش بھی سنیں۔ میں ایک منٹ کے لئے اگر ہم آصف علی زرداری کی جگہ زیر حراست سیف الرحمٰن یا خالد انور کا نام رکھ لیں ---- جائیں گے سب جائیں گے، وہیں جا رہے ہیں ' یہ اپنے لئے راستہ ہموار کر رہے ہیں۔ یہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ کمیشن لینے کے لئے یہ قانون بنا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے بڑے دردناک انداز سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ۱۶۵ مرتبہ آپ نے ایک کام کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس کام کو غلط نہیں کہا ہے۔ ہائی کورٹ نے ان ۱۶۵ احکامات کو nullify نہیں کیا۔ ہاں اگر ہائی کورٹ یہ کہے کہ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے اس وقت اس پر غور نہیں کیا۔ وہ سب غلط تھے ' آئندہ کے لئے یہ پیمانے ہیں' یہ وہ کسوٹیاں ضرورت کی ہیں 'نظریہ ضرورت منہ سے نکل جاتا ہے۔ یہ ایک بدعت ہے اور خدا کے واسطے اس کو ویسی بدعت نہ بنا دیجئیے!۔

Mr. Chairman: I don't go on to doctrine of necessity. I will go what is necessary.

چوہدری اعتزاز احسن۔ اور وہ ایک بدعت ہے۔ It has become an odium لوگ اس نظریہ ضرورت کو برا سمجھتے ہیں۔ اب یہ صرف ایک سینیٹر کے لئے جو آپ کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کو بھی وہی بدعت ' الزام نہ بنا دیجئیے گا۔ جناب چیئرمین صاحب! ہائیکورٹ نے یہ نہیں لکھا کہ ضرورت کی یہ کسوٹیاں ہیں ' یہ پیمانے ہیں ' یہ حدود ہیں۔ ہائی کورٹ نے یہ کہا ہے کہ آپ کی صوابدید ہے discretion اس کو آپ استعمال کرسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب تو کہتے ہیں کہ discretion نہیں ہے یا وہ اگر ہو جائے تو پھر automatic ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ میں عرض کر رہا ہوں آپ اس کو ذرا سنیں جو ہائی کورٹ نے کہا ہے اور اس کو استعمال کرتے ہوئے آپ اپنی مناسب 'آپ اپنی معتبر ' اپنی سابقہ

روایت پر چلیں اور وہ آپ کی سابقہ روایت کیا رہی ہے ۔ جب آپ کی سابقہ روایت آ جاتی ہے اور یہاں قاضی صاحب درست فرماتے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب! جہاں آپ کی سابقہ روایت کی آپ کے سامنے اس کی نشاندھی کی جاتی ہے تو آپ کی discretion نہیں رہتی ۔ آپ اپنی سابقہ روایت کے پابند ہیں تاوقتیکہ ہائی کورٹ آپ کی سابقہ روایت کو کالعدم قرار دے جو اس فیصلے میں نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا اگر آپ دو جمع دو جمع دو کر کے دیکھیں تو جتنے دو جمع کریں گے تو اس کا ایک ہی جواب آئے گا ۔ جناب چیئرمین صاحب! جواب یہ ہے کہ نمبر ا۔ ہائی کورٹ نے آپ کی سابقہ روایت کو کالعدم قرار نہیں دیا ۔ نمبر ۲۔ آپ اپنی سابقہ رولنگ اور روایت کے پابند ہیں اور آپ کی سابقہ رولنگ اور روایت کیا ہے کہ ۱۶۵ مرتبہ آپ نے ان ممبران کو طلب کیا ہے جو کہ جیلوں میں قید تھے ۔ نمبر ۳۔ جہاں آپ کی سابقہ روایت اتنی مکمل ہو، غیر متزلزل ہو، مسلمہ ہو اس میں آپ نے کبھی انحراف نہ کیا ہو تو آپ پھر اس کو صوابدید نہیں کہہ سکتے ۔ محض اس لئے کہ ایک سینیٹر وہ آپ کے سامنے درخواست دے رہا ہے یا کھڑا ہے جو کہ پاکستان پیپلز پارٹی یا حزب اختلاف یا آپ کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا ۔ جناب چیئرمین صاحب! یہاں قاضی صاحب بجا فرماتے ہیں ۔ آپ کی صوابدید ہے کہ آپ اس پر آنکھیں بند کر کے دستخط کریں لیکن اگر کہیں آپ کو یہ شک و شبہ ہوتا بھی، اگر آپ کا ہاتھ اس آرڈر پر، آصف علی زرداری کے آرڈر پر دستخط کرنے سے کانپتا بھی ہو تو وہاں اس ہاتھ کو سہارا دینے کے لئے، اس ہاتھ کو طاقت دینے کے لئے، اس دستخط کو جواز بخشنے کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میری ضرورت ہے ۔ میں آپ کے سامنے قائد حزب اختلاف کھڑا ہو کر اس ہاؤس کے فلور پر اپنے تمام ممبران رفقاء کو حکومت یا اپوزیشن سائیڈ کو گواہ بنا کر جناب چیئرمین صاحب! یہ آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ میری مشکل کو حل کریں، میری ضرورت کو اس وقت پورا کریں۔ میرے کہنے پر میری ضرورت کے لئے اور جب چاہیں مجھ سے ضرورت کا پوچھیں کہ آپ کو کسی اپنے ممبر کی ضرورت ہے کہ وہ یہاں ہو یا نہ ہو۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں، میں آپ کے سامنے یہ certify کرتا ہوں اگر آپ کہتے ہیں تو تحریراً certify کرتا ہوں۔ آپ میری اس زبانی بات کو کافی سمجھیں تو ہاؤس میں یہ بھی ریکارڈ پر محفوظ رہے گی۔ جناب چیئرمین! یہ کچھ کہیں یہ معاملہ ان کا نہیں ہے، یہ ان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ یہ معاملہ ہمارا ہے، میری ضرورت کا ہے۔ مجھے اپنے تمام ممبران کی مشاورت کی ضرورت ہے، مجھے ضرورت ہے آصف علی زرداری کی۔

Mr. Chairman: It's not an objective criteria

یعنی آپ کی ضرورت ہو تو میں مان لوں ۔ کیونکہ *prima facie* -----

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس میں جائیں گے، یہ تو آپ اس جانب بڑھ رہے ہیں۔جیساکہ میں یہ بحث کر رہا ہوں کہ آپ نے ضرورت کے پیمانے کو ناپنا ہے، تولنا ہے، میں یہ بحث نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ لہذا معروضی اورغیر معروضی ضرورت کی بحث ہی نہیں ہے، سوال ہی نہیں ہے ۔ آپ نے جو 165 مرتبہ پیمانہ اپنایا ہے۔ آج ترازو آپ کے ہاتھ میں اسی انداز میں ہونا چاہیئے، اس کے پلڑوں میں کوئی جھول اور آپس میں کوئی تفاوت نہیں ہونی چاہیئے۔ جناب چیئرمین! یہ تفاوت کا وقت نہیں ہے۔ آپ کو بھی تاریخ دیکھ رہی ہے۔ پہلی مرتبہ آپ کو انصاف کرنے کے لئے کون کہہ رہا ہے؟ وہ شخص کہہ رہا ہے، جو آپ کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا آپ کی جماعت کے حلیفوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ آپ کے منصفانہ مزاج اور انصاف پسندی کا امتحان ہےتو آج ہے، پہلے نہیں تھا، پہلے وہ مرحلے آسان تھے، جناب چیئرمین ! وہ مراحل آپ کے لئے دشوار نہ تھے، اس وقت آپ بغیر سوچے سمجھے بھی دستخط کر سکتے تھے۔ آج جب آپ نے ان معاملات کو سوچنا سمجھنا شروع کر دیا ہے جن معاملات پر 165 مرتبہ آپ نے بیشک نہ سوچا ہو گا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ہر دستخط سوچ سمجھ کر کیا ہو گا۔میں یہ ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ اس ہاؤس کا چیئرمین ہمیں یہ کہے کہ اس معاملے پر سوچا نہیں یا غور نہیں کیا اور میں نے 165مرتبہ دستخط کئے۔ میں یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں اور اگر آپ نے 165 مرتبہ بغیر سوچے سمجھے دستخط کئے تو کیا آپ اس کرسی پر بیٹھنے کے اہل ہیں۔ یہ آپ جا کر خود اپنے آپ سوچیئے گا۔ ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ہم نے آپ کو elect کیا ہے، ہم آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن یہ آپ کے لئے غور کرنے اور سوچنے کا امتحان ہے اور اس سلسلے میں، میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر آصف علی زرداری کے بارے میں آپ نے آج order نہ کئے تو یہ ہم ہی نہیں دنیا سمجھے گی کہ آپ کے ہاتھوں سے انصاف ممکن نہیں ہے اور آپ جانبدار ہیں، آپ جانبدار ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ، میں قانون کے مطابق کروں گا ، دنیا کیا سمجھتی ہے وہ دنیا

کا اپنا خیال ہے - پہلے بھی یہی کیا تھا اب بھی یہی کروں گا۔ جی جناب بشیر احمد مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ اس موضوع پر بات کروں۔ جناب اگر آپ کو یاد ہوگا تو اس موضوع پر پہلے in another scenario جب یہ آپ determine کر رہے تھے کہ یہ ممبر ہیں کہ نہیں اس وقت بھی میں نے کچھ معروضات پیش کی تھیں - Basically جو member and non-member کا معاملہ ہے وہ hair splitting ہے۔ میں اس کو reiterate کرتا ہوں کیونکہ یہ باتیں سینٹ میں آتی رہتی ہیں - اس وقت بھی that is going to too fine distinctions اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا جیسے ایک Mass ہوتا ہے، پھر Atom ہوتا ہے، پھر Electron ہوتا ہے، پھر Proton ہوتا ہے and then it vanishes into the thin air. اب جو بات آپ نے اٹھائی ہے یہ بہت بھاری بات ہے، یہ پارلیمنٹ کے ممبران کے حقوق اور استحقاق کا سوال ہے اور اس لحاظ سے اس ملک کے عوام کا جو ان پارلیمنٹ کے ممبران کو ووٹ دیتے ہیں اور ان کو ان ایوانوں میں بھیجتے ہیں، ان کے حقوق کا سوال ہے - اس کو بہت سنجیدگی کے ساتھ، اسی سنجیدگی کے ساتھ جس کا یہ متقاضی ہے اس لحاظ سے اس کو take up کرنا چاہیئے۔ اگر آپ اس کو ایک چھوٹا سا، معمولی سا قانونی نقطہ بنائیں اور point score کرنے کے لئے ہمارے eminent وکلاء صاحبان کو دعوت دیں گے کہ وہ اظہار خیال کریں تو یہ ایک حد تک ٹھیک ہے، مگر اس حد سے زیادہ نہیں - کیونکہ اگر ایک ایسا واقعہ پیش آ جائے، آپ ما شاء اللہ آٹھ دس سال سے چیئرمین ہیں، اگر ایک وقت ایسا آ جائے جب آپ کے سامنے ان benches پر میرے جیسے non-expert لوگ بیٹھے ہوں تو پھر آپ کیا کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ تو اٹارنی جنرل کو بلا لیں گے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ اس مسئلے کو آپ ہلکا مت لیں۔ یہی میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس کو بہت lightly لے رہے ہیں -

The question is that what is your intrinsic responsibility as the Chairman of this august House. Let me put it bluntly. Why have you not, till this day, considered and determined the parameters of this word 'necessity'. As a

Chairman of this House you should have read these rules a thousand times by now because you have remained more than a thousand days the Chairman of this House. Why have you not till this day determined what is 'necessity' in terms of this rule which they quote. I don't remember the number of that rule, yes, Rule 72(a). Why have you not till this day determined that when a case such as this occurs before you, how will you decide it according to your own wisdon, according to your own responsibility and according to your sense of honesty. Say, if an eminent lawyer from this side gets up and he misleads you, then what will you do? Will you not use your own judgement and will you not ultimately rely on your integrity and honesty as the Chairman of this Upper House of Parliament. So, what I recall to you, Sir, is that a Member, when he is elected to this House is, for all practical purposes, a member. If somebody stops him at the door and prevents him from entering, then it is interfering with his right, but in this case now even that stage has been passed. Now, he came here and coincidently, I was in your place on that day and I administered the oath to him. Now, this member being a member of this House and we being armed with this rule and you being the Chairman of this House, what prevents you from calling him to attend the sessions of this House?

I come to the question that you will now pose, 'necessity'. Now I tell you sir, if a General is fighting a battle and he has a Brigadier, where does the Brigadier's necessity lie, it lies in the field. When a Vice-Chancellor is running a university and he has professors, where does the responsibility of a Professor lie, it lies in his classroom. When a merchant is running a shop and his assistant is available, where does his responsibilty lie, it lies in the shop. When you are the Chairman of this Senate and you have members of the Senate, where does

the responsibility of a member of Senate lie, it lies in the Senate when the Senate is convened because he is elected by the people, by the assembly of a province, to represent them in the Senate. Wherelse, you consider, Sir, the necessity of a member lies ? Should he go and cut woods in the jungle, should you go and give water to the people who are thirsty? No, his duty and his privilege is to be present in this House and I really say with regret that had I been in your place with all honesty, I would have determined a thousand times before coming to this House, how I would decide if a case like this occurs before me. Why do you need the aid of lawyers to lead you towards a certain conclusion? You must act in your own authority and your own integrity.

And the last point which I make Sir, is, which irks me all the time, and that is that you too frequently refer to the decisions of the honourable High Courts,. I have all the regard for the courts in this country , particularly, the higher courts, but they have their own purview, they have their own jurisdiction and their own sphere. The sphere of Parliament is determined by the Constitution . Within the sphere of the Parliament and within the precincts of this House, it is your authority which will prevail and which will be binding and can not be challenged in any court of law. The discretion which they say belongs to you , it belongs to you even if they do not say so. It is not who should point it out to you that it belongs to you but you must know that it belongs to you. So, therefore, sir, while deciding the cases with regard to Parliament and particularly with regard to the rights of the members of this House of which you are the supreme custodian , please rely on your own integrity, on the spirit of Constitution, on the spirit of democracy and on the expectations which the people have from you at this stage of time. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! جیسا کہ میرے محترم بھائی اعتراز احسن صاحب نے مجھے quote کیا، مجھے خطرہ ہے کہ شاید ان کی نظر مجھ پر ہو، پہلی بات تو یہ ہے کہ وزیراعظم پاکستان کا خاوند آصف علی زرداری تھا۔ میں ان میں سے نہیں ہوں، میں ایک غریب باپ کا بیٹا ہوں اور جب کبھی مجھے وکیل کی ضرورت پڑی، پہلے تو یہ کہ ماشاء اللہ نہ تو میں نے کسی بنک سے قرضہ لیا ہے اور نہ ہی کسی ڈکیت کی میں نے کوئی پشت پناہی کی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں ان کا مشکور و ممنون ہوں کہ جس ایشو پر یہ بات کر رہے ہیں، پہلے میں اس کی مخالفت کر رہا تھا لیکن جب سندھ کے رکن نے پہلے ہی اس ہاؤس کے اندر آ کر oath لے لیا تو پھر یہ حق بن جاتا ہے۔ قانونی باتیں میں نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ وکیل لوگ ہیں ۔ یہ گناہ گار کو بے گناہ اور بے گناہ کو مجرم ثابت کر دیتے ہیں۔ یہ مسئلے ایسے ہیں کہ بلا خوف، قانون کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے آپ نے بارہ سالہ زندگی میں جو روایت قائم کی ہے، میری آپ سے یہ استدعا ہے (راشدی صاحب آپ خاموش رہیں، چوہے آپ کو تنگ کر رہے ہوں گے) مسئلہ یہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں ، ہم میں سے مسلم لیگ یا ہماری حلیف جماعت کے جو قانون دان ہیں ان کے ساتھ بیٹھیں اور مشاورت کے ساتھ ، ایک شخص کو ، جب کہ وہ elect ہو رہا تھا اس وقت ایک پیمانہ رکھا تھا کہ جی 62 اور 62(b) پر جو نہیں اترے گا وہ سینٹ کا ممبر یا قومی اسمبلی کا یا صوبائی اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکتا۔ تو آج جبکہ وہ ممبر بن چکا ہے تو پھر کون سی وجوہات ، کون سی رکاوٹیں یا کون سا مسئلہ ہے جو آپ کی راہ میں ہے۔ پھر ایک اور افسوسناک اور دردناک بات ، آپ نے آج صبح کی خبروں میں بھی سنا ہو گا کہ پچاس سال ہوئے کہ کوئی وزیراعظم بیلجیئم نہیں گیا۔ یہ ہمارے بھائی دوست ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کہ 1986ء میں ، میں خود وزیراعظم محمد خان جونیجو مرحوم کے ساتھ بیلجیئم ان کے delegation کے ساتھ تھا۔ یہ آئے دن کیا ہو رہا ہے۔ ایک ممبر کے آنے سے کیا آسمان ٹوٹ پڑے گا۔ ایک بات یہ ہے کہ یہاں عدالتیں ہیں، رکاوٹیں ہیں، جہاں احتساب کا معاملہ آتا ہے وہاں کڑی سے کڑی سزائیں دیں۔

مسلم لیگ کی حکومت نے جب کبھی اقتدار سنبھالا تو اس نے مثبت رویہ اختیار کیا تو یہاں بھی آکر ،اب خدمت کمیٹیاں بنی ہیں۔ میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ فیصل مسجد میں

آدھے لوگوں نے بے وضو نماز پڑھی اور اس میں سے ایسے لوگ بھی ہیں، خدا کی قسم جو آدھے شراب پی رہے تھے۔ یہ بات نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف اس پورے پاکستان کو سنبھالا نہیں دے سکتا۔ پاکستان مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے ہر بچے کا کام ہے کہ وہ میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دے اور یہ آپ کی خام خیالی ہے، چھٹی تو آپ کی ہو چکی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک بات تو ذہن سے نکال دیں کہ جب وزیراعظم ان کا کوئی بنے گا یا یہ برسراقتدار آئیں گے تو حاجی جاوید کو یہ جیل میں ڈالیں گے، ہم ایسے کام ہی نہیں کرتے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ اپنی حکومت کے اندر رہ کر حق اور سچ کی بات کہیں۔ ایک میاں محمد نواز شریف واحد شخصیت ہے جو اس وقت پاکستان کو سنبھالا دے سکتا ہے۔ جب انتخابات ہوئے تو پاکستان ایک نومولود بچے کی طرح ہمیں لوتھڑے کی حیثیت میں ملا۔ اب جبکہ وہ اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کر رہے ہیں تو آئیں مل کر کام کریں، ان مسائل کو چھوڑیں، پچھلے گناہوں کو یا قتل جو ہوئے اور جو مجرم ہیں ان کو بھلا دیں اور اس پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ساتھ مل کر چلیں ۔اس ملک کے اندر نفاذ اسلام کی کوشش کریں اور میاں محمد نواز شریف کا ہاتھ بٹائیں۔

پانچ سال گزرنے کے بعد شاید آپ کو موقع ملے، ایسی روایات قائم کریں لیکن آپ اگر پچھلے ریکارڈ کو سامنے لاتے ہیں تو شیخ رشید کے لئے بھی بار بار سپیکر صاحب نے رولنگ دی اور ڈھائی سال کی وہ بہاولپور کی گرمی اور اس کی کوٹھڑی کے آگے دیوار بنا دینا، یہ بھی ان باتوں پرسوچیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا کے لئے معاف کر دینا چاہیے۔ جبکہ ایک آدمی اس ہاؤس کا ممبر ہے اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کرے۔ تو آپ کے جتنے بھی اختیارات ہیں ان کو بروئے کار لا کر آصف علی زرداری کو یہاں لائیں تا کہ یہ روایت قائم ہو کہ درگزر کر دینا اللہ کو راضی کرنا ہے اور جب اللہ کو آپ راضی کر لیں گے تو انشاء اللہ ہمارے وزیراعظم پاکستان کامیابی کے ساتھ اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی لون صاحب۔ آپ نے raise کیا ہے تو میں کیا کروں۔ Even if you have not, I have to decide it میں کیا کروں فیصلہ۔ نہیں پلیز۔ میں فیصلہ ایسے نہیں کر سکتا۔ I am sorry, I can not... I have to get guidance from... جی sorry جی۔ میری ہمیشہ

کوشش ہوتی ہے کہ میں لوگوں کی guidance سے کر فیصلہ کروں۔ I can not do so, sorry ---

(مداخلت)

Mr. Chairman: Sorry, on this I can't agree with you. I am sorry.

Mian Raza Rabbani: Let it come out.

ہاں، آپ ہم سب کو بند کر دیں۔ ہمیں باہر پھینک دیں۔ مسئلہ یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میری اپنی ایک ذمہ داری ہے۔ جی جناب لون صاحب۔ آپ کے نزدیک نہیں ہے میرے نزدیک ہے۔

Mian Raza Rabbani: We are ready for that.

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سب کی طرف دیکھیں، جناب جب آپ نے اور چیئرمین کمیٹیز نے 165 ٹائمز، آپ نے اور various Chairmen Committees نے اس پاور کو استعمال کیا without application of mind then why that an application of mind is now required.

جناب چیئرمین: خٹک صاحب آپ ان کے بعد بولنا چاہیں گے۔ جی میں normally allow نہیں کرتا ہوں۔ جی خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! میں نے آپ کی باتیں خاموشی سے اور نہایت غور سے سنیں اور اس طرف سے جو ---

جناب چیئرمین: ابھی آپ نے پوری باتیں نہیں سنیں، ادھر سے بھی سن لیں پھر فیصلہ کریں گے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! اس ہاؤس کا جو استحقاق ہے، اس کا جو حق ہے، اس ایوان بالا کا اس کو پورا نہیں کیا جاتا۔ ہر ممبر کا جو حق ہے اس کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ کہ اس پر محض بحث کی جائے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ اس ہاؤس کا حق اس کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ آپ کی باتوں پر افسوس سے یہ نظر آتا ہے کہ آپ بحث میں پڑنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اس کے بغیر میں فیصلہ نہیں کر سکتا اجمل صاحب۔ جی لون صاحب۔

میاں رضا ربانی، جناب نہیں لون نہیں بولے گا۔ جناب آپ نے ex parte فیصلہ کرنا ہے آپ کریں۔

Mr. Chairman: Raza Sahib, you can't.

نہیں میں سن کے کروں گا۔ جی لون صاحب ۔

Mr. Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, I am thankful to you for surmounting the difficulty in giving me the floor of the House. I assure you in my submissions, I shall neither be harsh nor I shall be loud in my tone nor shall I make personal remarks during my arguments. Mr. Chairman, it is a matter of satisfaction that the view taken by you , inferences drawn and the interpretation put on Rule 72(A) of the Senate Rules has been broadly upheld by a full bench of the Sindh High Court. Mr. Chairman, in a way, this is a tribute to your legal acumen and knowledge of law which I myself have been invariably witnessing while sitting in the High Court and in cases in which you advanced your arguments. Mr. Chairman, my association with the legal profession as a lawyer and as a judge of the superior courts extends over a period of little less than half a century. In the light of this experience, I can forcefully say that in conducting the proceedings of this House, you have always been fair and just. So far as the merits of the case are concerned, you rightly pointed out that a direction is contained in the operative part of the High Court judgement and this operative part, with your kind permission, I may go through once again.

It says:

Here, it may also be pointed out that where the said rules of procedure apply the power to summon an under-trial prisoner shall always remain a

discretionary power of the authority (Chairman, Speaker and the like) in which it vests. Next, it is only when 'necessary' that such a power can come to be exercised. Lastly, but no less importantly, in exercising such powers the relevant functionary would all the time ensure that in virtue of such an exercise the proceedings in the relevant court of law are not un-necessarily delayed, let alone thwarted. These then are the parameters within which the powers under the referred rules 72-A and 90 are to be exercised. It will thus be seen that Rule 72 -A and the allied provisions have been exhaustively dealt with in the judgement of the Sindh High Court. The three main ingredients and the basic features of Rule 3 analysed in this judgement are -

Firstly that the power to be exercised in summoning a person who is in custody is discretionary.

2. That while exercising the discretion, the Chairman or the Speaker, as the case may be, has to see that the summoning of the person in custody is necessary.

3. That the trial is not delayed.

Now I will say a few words about each of the basic features analysed by the High Court. So far as the discretion is concerned, it is well settled that it is to be exercised objectively. Meaning thereby that the attending circumstances and the facts of the case are to be kept in view while exercising the discretion. In this case, on the sets of facts before us, while exercising the discretion you may have to take a note that what is the nature of the offence under which the man in custody is being tried;

3. What is the stage of the trial; and that

further what measures, as to the safety and security are invovled in procuring

presence of the man concerned from Karachi to Islamabad. Now these are some of the basic factors which are to be kept in mind by you. It is not automatic that under Rule 72-A , after the judgement of the High Court, the man is to be brought from Karachi to Islamabad. In their arguments it was said by the other side.

کہ اب مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے ' یہ بحث ختم ہو چکی ہے۔ I say here کہ بحث ختم نہیں ہوئی it has started and it aminates from the operative part of the High Court's, judgement.

So far as the necessity is concerned , you will kindly recall that when this matter was earlier taken in the House for arguments, I did make a submission that the word 'necessary' needs elaboration but unfortunately I was not permitted to speak. The proceedings of the House will bear a witness to my submissions.

' Necessity' according to the dictionary means that which is indispensable, that which is imperative, that without which you can't live.

جناب چیئرمین۔ اس میں آپ ڈکشنری کا کوئی حوالہ دے سکیں گے۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: This is the Oxford Dictionary, indispensable, imperative,

Mr. Chairman: Without which the House cannot function effectively.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Yes, This is the necessary coronary corollary which arises out of these meanings. Now I may kindly remind you that you have been practicing at the bar for a number of years in province of the Punjab. You have been arguing cases under the customary

law where a limited owner sells ancestral property and a question arises whether the sale was out of necessity or not. The necessity invariably has always been in legal vocabulary and legal parlance treated as a question of fact. In every case it is to be proved by evidence whether or not it is necessary to do or not to do a particular thing. And if there is no evidence, if the factors, if the attending circumstances of the case do not warrant a conclusion that it is necessary, the matter can't be taken further. Now kindly have a look at rule 72-A itself. What does it say? I wish my friends on the other side were sitting here, to give an answer to this argument.

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب گئے ہیں ان کو منانے دیکھیں کامیاب ہوتے ہیں کہ نہیں---

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Rule 72-A. . " The Chairman or Chairman of a committee may summon a member in custody on the charge of an offense or under any law relating to preventive detention to attend a sitting or sittings of the Senate or meeting of the committee of which he is a member, if he considers his presence necessary." The expression used in this rule, i.e. if he considers his presence necessary, necessarily means that there may be cases, there may be occasions, there may be happenings when the production of the person in custody is not necessary. This expression is not futile. It is not without significance. It says when it is necessary. There may be occasions when it is not necessary. What are those occasions? If it is necessary that every person who has taken oath must be summoned; if this is the meaning, to be given to the Rule 72-A, that will be negation of the expression if" he considers his presence necessary.". Therefore, according to my interpretation of this rule which runs with the observations made in the High Court's judgement, in

every case sir, you will have to decide keeping in view of the facts of that as to whether or not the presence of the member in the House is necessary. In this context I may also draw your kind attention to page 17 of the High Court judgement. It is page 17 last paragraph. I hope it is before you sir.

جناب چیئرمین۔ جی میرے پاس ہے جی۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: I will read it for your kind information. " It is hardly open to question that the petitioner through Provincial Assembly electoral college represents a substantial segment of the electorate and if the petitioner has not administered the relevant oath of office as Senator the segment of the electorates would stand deprived of due representations in the Upper House of the Parliament. " What probably arises out of these observations? Here the learned judges of the full bench have associated the representation of the constituency with the constituency of the oath.

(Interruption)

Justice (Retd.)Mr. Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, I was submitting that the reading of these few lines from the judgement of the High Court leads to a corollary that the honourable judges were associating the representation of the constituency with taking of the oath. If oath is administered, if oath is taken, then the elected person will become a member and his constituency shall be represented thereby. Not that he is physically lifted and brought in the House, according to this judgement at least. The honourable judges seem to be of the view and their view is entitled to respect rather it is to be honoured by this House; that the representation is conceptual.

It is symbolic. However, there may be cases in which the presence of a member is necessary, for instance, I give you an example. Supposing the government makes a declaration under sub article 2 of Article 10 of the Constitution that a particular party is acting against the integrity and sovereignty of the country and that declaration is upheld by the Supreme Court. And in consequence thereof under sub article 2 of Article 63 of the Constitution, on a reference made by the Speaker, the members of that political party are unseated.

The strength of the existing members can, in such an eventuality, fall short of the quorum envisaged by Rule 5 of these rules. In such a case, it might be necessary for you to summon the member to complete the quorum.

جناب چیئرمین۔ لون صاحب ' آپ اس پر ذرا مزید سوچ کر کے۔ I can give you instances in which you feel it is necessary. جس طرح آپ نے مجھے ایک مثال دی ہے کہ This is one situation under article 10. اگر اور بھی آپ کے ذہن میں آئیں تو I would like to have an idea کہ آپ کے ذہن کے مطابق وہ کون کون سی situations ہوں گی۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, if there is some matter pending in the House and the Chairman thinks that the member is an experter in that line and he can make his contribution. That is another eventuality. The presence of a member, in a gien situation may be necessary to complete the quorum. There is hardly an occasion, I say there is hardly an occasion when the members of this House are 100 per cent present before you sir. 1, 2, 3 or 4 or even more members are always absent. Can it be said that the House is not complete because all the members are not here. So, these are the parameters of the word 'necessity'.

Sir, the other factor pointed out in the High Court's judgement is the

"delay". In order to determine whether or not by the presence of the member concerned delay will be caused, you will have to keep in view the stage of the trial and the government will be in a position to shed light on this issue as to whether or not the trial has commenced. If it has commenced then what is the stage of that trial. So, these are my submissions, I may say that in each and every case issuance of production order it is not automatic --

(interruption).

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین میری گزارش ہو گی کہ ہائی کورٹ سے متعلق وہ ریمارکس ہاؤس کی کارروائی سے expunge کر دیں۔

Mian Raza Rabbani: Why should they be expunged.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ ریکارڈ میں تو آئے ہی نہیں ہوں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ آپ نے نہیں سنے۔

جناب چیئرمین۔ وہ ریکارڈ پر نہیں آئے ہوں گے جی I will take care of that

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب آپ آج بہت زیادہ emotional ہو رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ لون صاحب نے customary law کا حوالہ دیا ہے which is very relevant.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: I assure the honourable member sitting on that side that in their absence and in their presence I shall not and I have not uttered even a word touching upon the political aspect of the case. I made submissions purely on legal side.

جناب چیئرمین۔ آپ نے جو customary law کا حوالہ دیا ہے اس کی کوئی رولنگز آپ دے سکتے ہیں کہ how the court has defined it.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: I was always

assisted by others. Now I will try to assist you, sir.

Mr. Chairman: You are in a different role.

دوسرا I want to ask you a question. In exercising discretion جیسے آپ نے کہا کہ section 497 which is a bail section, would discretion ہے تو کچھ حالات دیکھنے پڑتے ہیں that be a relevant consideration.

Qazi Muhammad Anwar: No. No. No.

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب آپ سے تو میں بعد میں پوچھ لوں گا ۔ لون صاحب سے میں پوچھ رہا ہوں کہ 497 کی جو requirement ہے would that be relevant in considering...

Qazi Muhammad Anwar: No.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: This matter in some aspects have been touched upon in this judgement. The honourable judges have referred to 1992 Karachi judgement and they have made an observation that irrespective of the legal position, the prevailing conventions the courts have been allowing the men under custody to be brought before the Parliament. It is there in this judgement somewhere, you may kinldy look into it. And here they have said that if permission is necessary, kindly look to the end of this judgement that will stand granted by the High Court. .

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ ایک دفعہ آپ کہتے ہیں کہ میری ذمہ داری ہے۔ جب میں ذمہ داری پوری کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ یہ آپ ان کے کہنے پر کر رہے ہیں ۔ میں نے تو فیصلہ کرنا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے عرض کر رہا ہوں ، پھر عرض کر رہا ہوں آپ اس طرح ذمہ داری ادا کریں جس طرح مسلم لیگ کے سینیٹرز یا ایم کیو ایم کے سینیٹرز کے لئے کرتے رہے ہیں ۔ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا سینیٹر ہے اس لئے آپ نے اپنی

ذمہ داریاں تبدیل کر لی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ فکر نہ کریں میں اپنے ذہن میں مطمئن ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں یہ بڑا clearly کہہ رہا ہوں اور آپ نے اطمینان کے لئے کبھی لون صاحب کو اس معاملے میں سنا۔ آج لون صاحب کو آپ سننا شروع ہو گئے ہیں۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, in this judgement an observation has been made that High Court in a way gives permission for his production before the Senate, provided you are satisfied within the parameter of Rule 72-A.

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر فرما رہے ہیں۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب اقبال حیدر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ آصف زرداری کا تو آپ production order issue نہیں کر رہے لیکن خالد انور کا کل کے لئے production order issue کر دیں۔

جناب چیئرمین ۔ کرتا ہوں، کرتا ہوں۔

آوازیں۔ وہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ضروری ہے، وہ بہت ضروری ہے۔ وہ انہوں نے فرمایا کہ جب کسی کی expertise کی ضرورت ہو تو پھر ضروری ہو جاتا ہے تو اس کے تحت کر دیں گے۔ جی جناب لون صاحب۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Just one minute before I sit down. The word "necessary" or "necessity" as used in 72(A) is not all pervading, its operation is not automatic. It has a cannotation, it has limitation, it is qualified, it will march with each and every case according to the facts thereof and in every case you will have to give a ruling whether or not it is necessary to produce.

جناب چیئرمین، نہیں کچھ guidlines تو میں طے کروں کہ بھئی کیا ہوتا ہے۔

(interruptions)

Mr. Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, it has always been the burden of the presiding officer to take a decision and undergo in this regor. That is all.

Mr. Chairman: O.K. Yes, please Qazi Anwar Sahib.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I have a great respect for Justice Lone sahib, he has been our judge, I have appeared before him. But it was shocking today for me. The way the word "necessary" an attempt has been made to interpret it and he is with a view that if it is a question of quorum, a quorum is short for one member, then you will summon the member from Karachi. What a childish type of argument, what a childish argument that you will see the quorum and your one member is missing, you ask the member to be brought from Karachi by special aircraft because the quorum has to be made. What type of argument is this. Sir, let me say one thing, this word "necessary" cannot be defined universally, there cannot be universal definition for it. It is to change with objective condition, day to day change because you have to see the situation before you every day. For one member you will say it is necessary, for another member you will say it is not necessary. So, the parameters, may be the business and that is the reason that if the Leader of the Opposition says that the pending business, for it he needs him. Can you deprive the Leader of the Opposition from assistance of that member?

جناب چیئرمین: یہی تو دیکھنا ہے۔ That is why we are examining. This is exactly what I am examining کہ کیا مطلب ہے۔

قاضی محمد انور: جناب یہ لفظ necessary پہلے ہی بہت بدنام ہوچکا ہے۔ Right from " Doso Case"," Begum Nusrat Bhutto Case", ذرا سی جو آپ نے جو کی تھی وہ عاصمہ جیلانی کا کیس تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں necessity کو necessary سے confuse نہ کریں۔ Necessary and Necessity are two different words.

قاضی محمد انور: جناب میں یہی کہتا ہوں کہ What is necessary is necessity of the House. What is necessary is your necessity, if you feel the necessity.

جناب چیئرمین: اس لفظ necessary کا اردو مطلب یہ ہے کہ ضروری ہے۔ اب کس کے لئے ضروری ہے وہ دیکھنا ہے۔

قاضی محمد انور: جناب وہ necessity کا اردو مطلب کیا ہے۔ نظریہ ضرورت۔ ضروری ضرورت کا جزو ہے۔ آپ ضرورت کو ضروری سے علیحدہ نہیں کرسکتے انگریزی میں چاہیں، اردو میں چاہیں، پشتو میں چاہیں، فارسی میں چاہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان دو الفاظ کو آپ علیحدہ نہیں کرسکتے کہ آپ کہیں کہ necessary علیحدہ ہے اور necessity اور ہے، ضرورت ایک چیز ہے اور ضروری دوسری چیز ہے۔ یہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ پہلے سے اتنا بدنام ہمارے ججز نے کیا بدقسمتی سے کہ جناب یہ لفظ گالی بن گیا۔ جو چیز گالی بن گئی آج اس گالی کو آپ کے گلے میں ڈال رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں جی میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ in my mind, subject to what you said, there is a clear distinction between necessity and necessary. یہ دو علیحدہ چیزیں ہیں یعنی necessity کے تحت تو سور کھانا بھی جائز ہوجاتا ہے۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, with due respect to you,
اس وقت بات یہ تھی کہ حرام کھانا، جناب اس وقت یہ تھا کہ ایک-------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں میرے ذہن، I am quite clear that necessity and

necessary are two different words and have different meanings, I am quite clear.

قاضی محمد انور۔ جناب میں عرض کروں کہ وہاں یہ تھا کہ ایک غلط کام کو necessity کے تحت جائز کردیا گیا' وہ تو یہ تھا' ایک کام جو غلط تھا' جو غیر آئینی تھا' جو غیر قانونی تھا جس کا کوئی آئینی جواز نہیں تھا' اگر وہ آپ کے نظریہ ضرورت کے تحت ہوگیا تھا تو اسکو جائز کر دیں' وہ تو حرام کو حلال کرنا تھا۔ یہاں یہ ہے کہ آپ کے لئے جو necessary ہے وہ اس ہاؤس کی limits میں ہے۔ میں آپ کو ایک عرض کر دیتا ہوں کہ آپ نے دو تین دفعہ High Courts کی observations پر بات کی ہے۔ آپ دیکھیں آئین میں decision is binding, not observations.

Mr. Chairman: You mean, I should overrule the High Court.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I say these are views.

جناب چیئرمین۔ آپ کی suggestions کیا ہیں کہ I should differ with it, I should ignore it, overrule it یا کیا کروں۔

قاضی محمد انور۔ جناب والا۔ میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ observations جو ہوتی ہیں وہ views ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب ہم نے رولنگز بھی دی ہوئی ہیں کہ ان these matters جہاں پر Constitution کا سوال ہے تو we say that let the High Court decide.

قاضی محمد انور۔ جناب میں کہتا ہوں کہ Constitution بڑا clear ہے۔ Constitution, subordinate courts کے لئے ہے۔ ہمیشہ وہ فیصلوں کی binding کرتا ہے لیکن آپ کے لئے نہیں کیوں کہ پارلیمنٹ تو آئین ساز ادارہ ہے۔ آپ تو قانون بناتے ہیں' آپ تو قانون ساز ہیں ' وہ جو قانون پر عمل درآمد کرتے ہیں ان کے لئے یہ ہے کہ what is a decision, decision is distinct from observation.

Mr. Chairman: Are you saying I should ignore this because I am noting all this.

Qazi Muhammad Anwar: I said this to be ignored. This is what I

am saying. I say this observation in no way has any command for you.

Mr. Chairman: What our respect for a full bench of the High Court?

Qazi Muhammad Anwar: Sir, with due respect we can make a law anulling any judgement by the full bench. Would it mean that we are showing disrespect, there happened instances where the Supreme Court had given a judgement and the Parliament...

جناب چیئرمین۔ میرے ذہن میں جو difficulty ہے وہ یہ ہے کہ if I depart from the High Court تو کوئی reason ہو ناں کہ کیوں۔

قاضی محمد انور۔ جناب میں عرض کرتا ہوں کہ ہائی کورٹ نے یہ نہیں کہا، ہائی کورٹ نے یہ نہیں کہا کہ آپ summon ہی کسی آدمی کو نہ کریں۔

This will be misquoting, misusing

جناب چیئرمین۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ تب کریں جب necessary ہو۔

قاضی محمد انور۔ وہ ہو گیا۔ وہ سٹیج گزر گئی ۔ انہوں نے کہا اس وقت بلاؤ، وہ oath کی بات تھی۔ جناب میں یہ کہتا ہوں کہ اب it would amount to misusing, misquoting the judgement of the High Court یہ ایسا ہے جیسے آپ ہمارے سامنے ہائی کورٹ کو پھینک رہے ہیں کہ let us abuse the High Court Judges now. جناب یہ بڑا عجیب ہو گا ۔ ہائی کورٹ کے conduct کو یہاں نہ لائیں there is a bar for that. میں اس لئے کہتا ہوں کہ بار بار ہائی کورٹ refer کرنا اس بات پر مجبور کرنا ہے کہ we should start slandering the Judges.

Mr. Chairman: No, no, you can very respectfully say that کہ ان کا فیصلہ ہے but we should not go with that, you don't have to abuse.

قاضی محمد انور۔ جناب والا! آپ فیصلہ نہ کریں ۔ آپ جانتے ہیں فیصلہ کس کو کہتے ہیں اور کوئی نہ بھی جانے لیکن آپ جانتے ہیں کہ فیصلہ کس کو کہتے ہیں ۔ یہ فیصلہ نہیں ہے observations ہیں ۔ Observations are different from decisions فیصلہ وہ ہوتا ہے جو حکم

ہے کہ یہ کیا جائے ۔ یہ کہنا کہ چیئرمین یہ یہ باتیں consider کر سکتا ہے ، چاہے تو کرے۔ جناب یہ تو ایسا ہے کہ آپ اس کو تھالی سے نکال کر لائیں کہ observation ہے۔ جناب ہم دن میں ہزار observations کرتے ہیں ، کورٹ بے شمار observations کرتی ہے during the proceedings. وہ observations judgements نہیں ہوتیں۔ آپ کو پتا ہے کہ جب کیس سنا جاتا ہے ، جج observation کرتا ہے لیکن جب فیصلہ آتا ہے تو وہ فیصلہ کے observations خلاف بھی آتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ جج نے observe یہ کیا تھا ۔ Observations کو کم از کم اتنا binding نہ بنائیں ، آپ observations کو لے کر بیٹھ گئے ہیں کہ چونکہ انہوں نے observations دی ہیں اس لئے I am bound by this and these observations are not binding on you under the Constitution, under the rules اور اس ایک لفظ necessary کو لے کر آپ ایسے بیٹھ گئے ہیں کہ اس پر ہمیں سننا چاہتے ہیں کہ لفظ necessary کی implications کیا ہیں۔ Necessary کے meanings کیا ہیں۔ Necessary کے meaning A case میں کیا ہوں گے ، B case میں کیا ہوں گے۔ Necessary differ کرے گا۔

جناب چیئرمین۔ وہ لون صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہر کیس میں you have to examine کہ necessary کیا ہے۔

قاضی محمد انور۔ میں کہتا ہوں کہ لون صاحب کا فارمولا آپ دیکھ لیں ۔ میں نے اسی لئے کہا کہ لون صاحب کو بتا دیں کہ objective conditions روزانہ تبدیل ہوں گی۔

Mr. Chairman: It will help me. If, for example, in this case میں نے رضا صاحب کو چٹھی میں بھی لکھا ہے کہ ان grounds پر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ necessary آج کی situation ہے ۔ We feel that 1, 2, 3, 4 grounds make it necessary that Mr. Zardari should be here, so that is the argument. اگر آپ دے دیں تو آسانی ہو جائے گی۔

قاضی محمد انور۔ جناب ! اس کا تعین اس طرح کریں کہ آپ کا یہاں function کیا ہے؟ کیونکہ certainly Senate کے وہی functions رہیں گے ، قانون سازی---

جناب چیئرمین ، نہیں تو پھر رول میں یہ کیوں نہیں لکھا ہوا کہ جب session ہو بلا

لو اگر یہ آپ کی بات میں مان لوں کہ جی جب ہے بلا لو then why all this necessary and discretion and وہ عدالت یہ بھی کہہ رہی ہے کہ delay بھی دیکھو delay نہ ہو۔

قاضی محمد انور، جناب اسی لئے کہتا ہوں کہ کیا nature change ہو جائے گی سینٹ کے function کی۔

جناب چیئرمین، نہیں دیکھیں سینٹ میں بے شمار کام ہوتے ہیں۔ سینٹ میں قانون سازی بھی ہوتی ہے پھر ہر قانون سازی مختلف انداز کی ہوتی ہے۔ کوئی Constitutional amendment ہے، کوئی دوسری ہے، سینٹ میں الیکشن بھی ہوتے ہیں۔ تو یہ کئی چیزیں ہوتی ہیں۔ پھر سینٹ میں یہ بھی ہوتا ہے کہ کئی دفعہ پارٹی پوزیشن ایسی ہوتی ہے کہ ایک ممبر نہ آئے تو بڑا فرق پڑتا ہے۔

قاضی محمد انور، تو وہ پارٹی کہے گی اس ممبر کو لاؤ جی۔

جناب چیئرمین، نہیں دیکھیں کئی دفعہ ہوتا ہے کہ انیس بیس کا فرق ہوتا ہے۔ کئی دفعہ چالیس ساٹھ کا فرق ہو گا there are different situations.

قاضی محمد انور، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ روزانہ change کرتے رہیں گے۔

Mr. Chairman: No. No. No.

جو پارٹی پوزیشن آج ہے وہ بھی مجھے دیکھنی پڑے گی کہ کیا ہے۔ یعنی اگر پارٹی پوزیشن یہ ہے کہ ایک ممبر کے آنے سے فرق پڑ جائے گا then it will be the different situation.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, you are not to improve or reduce the party position.

Mr. Chairman: No. No. I am not saying that. What I am saying is let us say

گورنمنٹ کے بیس ممبرز ہیں اور اپوزیشن کے انیس ہیں اور انیس میں سے ایک آدمی اندر ہے اور بڑا crucial معاملہ ہے تو obviously I will be looking it in a different way اگر اپوزیشن کے دس ہیں اور گورنمنٹ کے چالیس ہیں اور ایک آدمی کا آنا ہے، وہ ایک اور situation ہو گی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I am just putting it before a lawyer

کہ بھئی یہ situation میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ تو یہ situations ہیں جو آ سکتی ہیں۔

قاضی محمد انور: جناب جس دن آپ نے یہ consideration کی ' یہ quantum of numbers کی ' اس دن آپ کا تقدس ختم ہو جائے گا۔ اگر آپ نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ کس کے ممبر کم ہیں اور کس کے ممبر زیادہ ہیں تو پھر بات خراب ہو جائے گی ۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ' نہیں ۔ آپ نے جو کہی ہیں وہ چیزیں ہیں میرے ذہن میں۔

قاضی محمد انور: جناب بصد احترام آج ہم سات ادھر زیادہ ہو گئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں ----

جناب چیئرمین: نہیں ، سات زیادہ نہیں ہوئے ہیں ۔ We know the party position, we know کہ کیا position ہے۔ اگر اور تبدیلی آتی ہے تو وہ بھی ایک fact ہو گا۔ سامنے ہو گا۔

Qazi Muhammad Anwar: I said this is historical fact, neither you can change it nor it is your prerogative to change it

یہ ہمارا فیصلہ ہے ۔ یہ ہم نے decide کیا ہے کہ we should come to Opposition, and we have come to the Opposition. I say this is not for the Chair, یہ Chair کا کام نہیں ہے کہ وہ نمبرز کو دیکھے کہ نمبرز کدھر زیادہ ہو رہے ہیں کدھر کم ہو رہے ہیں ' کس کو لایا جائے کس کو نہ لایا جائے ۔ اس سے آپ imbalance ہو جائیں گے ' آپ disputed ہو جائیں گے ۔ I want to save your Chair but this should not be a disputed Chair. آپ کی integrity کی خاطر ہم یہ کر رہے ہیں ۔جناب آپ اس میں نہ جائیں کہ آپ معروضی حالات کو روزانہ دیکھیں ۔ Objective condition will change every day.

جناب چیئرمین: نہیں میں تو تب ہی دیکھوں گا جب درخواست آئے گی۔ اس

وقت ہی دیکھوں گا۔

قاضی محمد انور: لون صاحب نے جو آپ کو suggest کیا ہے اس کے مطابق تو آپ کا میرے لئے ایک decision اور عباسی کے لئے دوسرا decision تیسرے کے لئے کوئی تیسرا decision۔ کیونکہ روزانہ یہ situation ہو تو کہتے ہیں کہ case to case آپ دیکھیں گے۔

Mr. Chairman: Basing this on the customary law cases

یا پھر انہوں نے کہا ہے کہ what is necessary, the question of fact......

قاضی محمد انور: جناب میں یہ عرض کرتا ہوں

it is always a question of fact then it depends on the objective conditions. But in the parliament, a legislative House, you have to see the basic principles, the basic functions, here the objective condition don't change that way. Basic function does not change, the member's obligation and the member's duty don't change. The member has to be here and this is your primary responsibility to ensure that the member should be here. Don't be mislead by...

یہ اتنے عجیب قسم کے arguments. I am really shocked by them.

جناب چیئرمین: جی جناب رجوانہ صاحب۔ اس کے بعد آپ۔ نئے ممبر ہیں۔ جی جناب۔

Malik Muhammad Rafique Rajwana: Mr. C hairman, actually I was thinking that I will at the first moment, avail the opportunity to pay my thanks to the August House. But the doctorine of necessity has been made so complicated and the able arguments from both the sides, then I thought it necessary that I should intervene with humble submission that I should be given an opportunity to pay my thanks.

It is a matter of immense pleasure and honour for me that I have been inducted as a Senator. And I have been substituted for a seat which was occupied by the outgoing Senator Mohtaram Tarar Sahib who has become the

President of the country and having the same name and having the same period of law and today I have occupied the same seat and luckily I have occupied the same room where he was staying. But I have no further intentions. I am grateful to the worthy Chairman and also the Leader of the Opposition, who is my senior Mr. Aitzaz Ahsan who said few words about me and a bit of my introduction. I belong to Multan and son of the soil of South Punjab and I am sure that I am a Siraiki but I am a Pakistani. The area from where I have come and the class to which I belong, it is middle class and the past shows that the members of the Senate from our area had been always from the feudal class and for the first time, this credit goes to the Pakistan Muslim League, to the Leader of the Pakistan Muslim League, Mian Nawaz Sharif that a person belonging to a middle class has been inducted as a Senator. I have adopted the profession of law and for the last about 30 years I am practising law. I had been the President High Court Bar and for sometime I had been the Additional and Session Judge and after four months I resigned the job and resumed my work as a lawyer. I am sure that the veteran politician and seasoned members of this House would be a source of guidance under the Chairmanship of Mr. Wasim Sajjad, the worthy Chairman of this House, this apex House.

The city of Multan, which is the city of saints, particularly with reference to Hazrat Bahauddin Zakria Multani, Khawaja Moinuddin Ajmeri and other saints have been living there and Hazrat Ameer Khusro has said

ملتان ما جنت اعلی برابر است
آہستہ پا بنے کہ ملک سجدہ می کند

and with this background -----

جناب چیئرمین: ویسے اکثر لوگ کہتے ہیں جنت میں ٹھنڈ ہوتی ہے دوزخ میں گرمی

ہوتی ہے۔

ملک محمد رفیق رجوانہ: ہم تو ویسے جنتی ہیں because we have the lot of experience of that DOZAKH جو گرمی کی اور خاص طور پر جس دوزخ سے ملک گزرتا رہا ہے اس کا زیادہ دکھ ہے زیادہ درد ہے۔ جہاں (عربی) ترجمہ (اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے) کے چراغ جلنے سے منور ہونا تھا اور ملک کو ایک اسلامی نظام میں ڈھالنا تھا وہاں کیا کچھ ہوا پچھلے پچاس سالوں میں ۔ I would not repeat it but we should look forward to the future. کس نے کیا کیا، کس نے کھویا، کس نے پایا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ قوم نے کچھ کھویا۔ پانے والے پاگئے اور ملک کو کچھ نہیں ملا۔

but anyhow I feel that there is a big challenge for me. People, apart from our party affiliation, we are the Pakistanis. First of all the priority is the country, first priority is the economy, there should be certain priorities. There are so many issues, not one, two or three, Qazi Sahib, in which both the parties have consensus and these are the priorities and we should have a programme for a certain period for 10 years or 20 years. Let us have opinion together that whosoever may be in the Government, they should do like this and the system should continue. Unfortunately

اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، جہاں محبتوں کا فروغ ہونا تھا، مسجدوں میں چہل پہل ہونی تھی۔ بد قسمتی سے ان مسجدوں میں نمازیوں کو شہید کیا جا رہا ہے ۔ دہشت گردی کے نام چوری، اغوا، ڈکیتی اور کرپشن کے نام پر جو اس ملک میں ہو رہا ہے اور جس پر جناب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے بجا کہا کہ کرپشن کے کینسر کو ختم کرنے کے لئے دوا کے ساتھ دعا کی بھی ضرورت ہے۔ آپ کی وساطت سے میں عرض کروں گا۔

and with the kind guidance of the worthy members of this august House, we should contribute towards the development of country as pleasure cannot be derived without sense of achievement and the sense of achievement cannot be derived without contribution. Until and unless we contribute towards the

development of the country , we can't say that we have the sense of achievement and then we can't say that we have a pleasure of the sense of achievement. But any how it is my first day ....

جناب چیئرمین: New member تھوڑا سا latitude دے دیں۔

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: It is my first day in this House and I assure you that the oath which I have been administered , my lord, the worthy Chairman, I would try

کہ میں اس حلف کی پاسداری کروں ۔بہت بھاری حلف ہے اور میں انشاء اللہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رفیق کی رفاقت آپ پر ایک لمحہ بھی بار گراں نہیں گزرے گی۔بات کو مختصر کرتے ہوئے آخر میں، میں اپنے پارٹی لیڈر جناب میاں محمد نواز شریف صاحب ' اپنی پارلیمنٹری پارٹی ' اپنے اراکین اسمبلی و سینٹ کا بھی مشکور ہوں۔ جنہوں نے میری induction میں ایک بھر پور کردار ادا کیا اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کے حوالے سے جو عرصہ دراز سے محرومیوں کا شکار رہا ۔ابھی حال ہی میں میری induction بھی اسی ایریا سے ہوئی ہے اور پچھلے دنوں ۱۶ تاریخ کو جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے ڈیرہ غازی خان میں بے زمین کاشتکاروں کو ساڑھے بارہ ہزار ایکڑ اراضی تقسیم کی۔ یہ ایسے اقدام ہیں جو ہمارے ایریا کی ایک sense of deprivation تھی جہاں پچاس سالوں میں اقتدار زوروں پر رہا اور بڑے بڑے لوگ ارباب اختیار رہے ۔ کوئی گورنر رہا کوئی کچھ رہا ۔ مگر اس علاقے کی محرومی کا کسی نے ذکر نہ کیا اور الحمد للہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ

with the induction of this government, the way they are solving the problems of South Punjab particularly and to that area we are sure about this thing that this sense of deprivation will end. Anyhow in the last , I would again pay thanks to the worthy Chairman, Leader of the Opposition and to the other worthy members of the House who have congratulated me and I will be looking forward for your kind guidance in future. Thank you very much.

Mr. Chairman: Rajwana Sahib you are a senior lawyer , on this

issue also if you can help us , I will be grateful to you.

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: Yes , I will sir because today I have come to know this issue and there was a lot of discussion. I would like to assist you definitely.

جناب چیئرمین۔ کل کریں گے ۔ اب ڈیڑھ بج گیا ہے۔ کیا کرنا ہے ۔ ایجنڈے کو چلانا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین ----

جناب چیئرمین۔ اعتزاز صاحب کی بات سن لوں ۔ پھر آپ کی بات سنتا ہوں ۔ اعتزاز صاحب'

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ہم اس سلسلے سے واقف ہیں۔ یہ ایک سلسلہ لامتناہی قسم کا شروع ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ I will try and expedite it.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اہم ایشو اس ہاؤس کی کمپوزیشن کا ہے ۔ جب تک ہاؤس پراپرلی کمپوز نہیں ہوتا' جو ہم آپ سے عرض کر رہے ہیں اور جب تک ایک ممبر حراست میں ہے وہ یہاں نہیں لایا جا رہا ' اس وقت تک ہماری گزارش ہے کہ آپ کوئی اور چیز نہ لیں۔ اس کو آج ختم کریں۔ بحث کو ختم کریں ۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر آپ نے بات کل پر لے کر جانی ہے تو یہی continue کریں' اور معاملات نہ لیں۔ جناب چیئرمین ----

جناب چیئرمین۔ بہرحال وہ دیکھیں گے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ نہیں جناب چیئرمین ' دیکھیں آپ necessity کی بات کرتے ہیں ۔ یہ کیا necessary ہے' یہ زیادہ necessary ہے ۔ اس پر مجھے ایک چیز بتائیں ۔ وہ زیادہ ضروری ہے یا یہ کہ ہر سینیٹر یہاں موجود ہو ' خود آپ ایک ---

Mr. Chairman: Anyhow, it is not for me.

(Interruption)

چوہدری اعتزاز احسن۔ نہیں جناب ، خود آپ ایک ضرورت کا پیمانہ بناتے ہیں اور خود آپ ایک ضرورت کے پیمانے کو جب چاہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔جناب چیئرمین میں بصد احترام یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات آپ کے لئے مناسب نہیں ہے ۔ پچھلی دفعہ یہی ہوتا رہا جزوی طور پر بحث ہوتی رہی۔ آدھا گھنٹہ ایک دن ہو گئی ، ایک گھنٹہ دوسرے دن ہو گئی ، پھر دو ہفتے گزرے گئے۔ پھر ایک گھنٹہ بحث ہو گئی۔پھر کبھی اٹارنی جنرل شہزاد جہانگیر صاحب آ رہے ہیں ، کبھی کوئی آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے جی ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ نہیں جناب میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے یہ issue لے لیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔میرا تو یہی طریقہ کار ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ نے یہ issue اٹھا لیا ہے ۔ اس issue پر براہ کرم آج آپ فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین۔اچھا، کوشش کرتا ہوں جی ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اور آپ کو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ فروعی باتیں کہ جب کورم ٹوٹے گا تو پھر آصف زرداری کو بلانا نظریہ ضرورت کے تحت ہو گا ۔ گھنٹی جیل میں بجے گی ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔فیصلہ تو میں نے کرنا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ نے نوٹس لئے ہیں ، اس کے بغیر ---

جناب چیئرمین۔نہیں ، نوٹس میں سب کے لے رہا ہوں ۔ جب فیصلہ کروں گا تو اس میں دیکھ لیں ۔ اگر کچھ غلط ہوا تو point out کریں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ نے پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے بحث ہوئی تو اتنی سنجیدگی سے نوٹس نہیں لئے جتنے ادھر سے لئے ۔

جناب چیئرمین۔یہ میں نے جتنے لئے ہیں ان میں سے پانچ آپ کے ہیں۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس معاملہ کو آپ سردخانے میں نہ ڈالیں۔ اس کو آپ قالین کے نیچے جھاڑو دے کر نہ ڈال دیں۔ جب ہوگا تو پھر ہم جھاڑو دے کر اٹھالیں گے۔ یہ issue پہلے موقع پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ ---

جناب چیئرمین۔ آج آپ نے مسئلہ اٹھایا، آج ہی آپ کی بحث سن لی۔ اب ان کی بھی سنوں گا اور I don't want to be rushed. I can assure you کہ میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کہ میں ایک غلط فیصلہ کردوں۔ یہ فیصلہ میں نے کیا ہے

and I am very happy that I upheld.

چوہدری اعتراز احسن۔ نہیں، جناب آپ کو میں عرض کررہا ہوں۔ آپ ہائیکورٹ کے فیصلے کی بھی تعبیر غلط نکال رہے ہیں۔ ہائیکورٹ نے اگر آپ کے فیصلے کو uphold کیا ہے تو ہائیکورٹ نے آپ کے ایک سو پینسٹھ فیصلوں کو بھی uphold کیا ہے۔ ان کو ختم نہیں کیا۔

Mr. Chairman: I don't know about them. If you can bring that judgement, I will be grateful to you.

چوہدری اعتراز احسن۔ ان کو کالعدم نہیں قرار دیا۔

جناب چیئرمین۔ بھئی مجھے لا دیں، either way I will be grateful to you.

چوہدری اعتراز احسن۔ ان کو کالعدم قرار نہیں دیا۔

جناب چیئرمین۔ بھئی میں کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے لا دیں۔ یہ میرے لئے تقویت کا باعث بنیں گے اور میں دیکھ لوں گا کہ کیا کیا ہے۔

چوہدری اعتراز احسن۔ اسی فیصلے میں آپ مجھے بتا دیں کہ آپ کے ایک سو پینسٹھ فیصلوں کو کالعدم قرار دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔

چوہدری اعتراز احسن۔ آپ کے کسی ایک فیصلے کو انہوں نے کالعدم قرار نہیں دیا

ہے ۔ آپ کی اپنی روایت ، آپ کا اپنا سارا سابقہ عمل یہ رہا ہے جس کو uphold کردیا گیا ہے ۔ اب جب اس کو uphold کیا گیا ہے تو آپ اس کے پابند ہیں ۔ ہمیں دکھ اس بات کا ہے کہ ایک مرتبہ بھی جب protection کا معاملہ ، کسی بھی شکل میں ؛ کسی بھی صورت میں جب بھی مسلم لیگ کے سینیٹر یا مسلم لیگ کے حلیف سینیٹر کا کیس آپ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کی ---

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ، یہ نوٹ کر لیا ہے ۔ یہ میں نے نوٹ کر لیا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ نے ایک مرتبہ بھی پروڈکشن آرڈر جاری کرنے میں تاخیر نہیں کی ۔ آپ نے بحث اس وقت سنی جب آپ نے پروڈکشن آرڈر جاری کیا ۔ گورنمنٹ نے اس کو resist کیا ۔ پروڈکشن آرڈر سے پہلے آپ نے بحث کبھی مسلم لیگ کے سینیٹر اور ایم کیو ایم کے سینیٹر سے متعلق نہیں کی ۔

Mr. Chairman: I will note it again, you know....

چوہدری اعتزاز احسن۔ پھر آپ نے پروڈکشن آرڈر سے پہلے ، پروڈکشن آرڈر پاس کرنے سے پہلے چوہدری شجاعت حسین کے کیس میں نہیں کہا کہ بحث کریں ۔ ایم کیو ایم کے سینیٹرز کے بارے میں نہیں کہا کہ بحث کریں ۔ اس کے بعد آپ نے بحث کی ۔ یہ کیا قسمت اور تقدیر میں لکھا ہے کہ صرف آصف زرداری کے بارے میں ، جب اس کا نام آجائے آپ پروڈکشن آرڈر جاری کرنے سے پہلے آٹھ آٹھ مہینے بحث سنتے ہیں ۔ پچھلی دفعہ آپ نے آٹھ مہینے کی تاخیر کی ۔ اس معاملے میں آج آپ پھر کہہ رہے ہیں ۔ یہ دوسرا ایجنڈا شروع ہو جائے گا جناب !اور ہم ادھر چل پڑیں گے ۔ اور پھر وہ بحث کریں گے اور وہ بحث کریں گے ۔ یہاں فریق نہیں ہیں تاوقتیکہ آپ پروڈکشن آرڈر پاس کریں ۔ گورنمنٹ اور ہم دو علیحدہ فریق نہیں جناب چیئرمین! ہم دونوں علیحدہ علیحدہ فریق نہیں ہیں ۔ ہم مخالف ، متحارب فریق نہیں ہیں ۔ اس میں کوئی اختیار اور حق نہیں ہے ۔ یاسین وٹو صاحب کو یا اور کسی وزیر کو یا حکومتی پارٹی کی جانب سے کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ جناب ہم چونکہ oppose کرتے ہیں اس لئے ہم کریں گے۔ آپ اپوز کب کریں گے اگر کریں گے تو اس وقت جب آپ نے اس پر پروڈکشن آرڈر پاس کر دیا ہو گا کیونکہ 165 مرتبہ آپ نے پروڈکشن آرڈر سے پہلے بحث نہیں سنی۔ یہ آپ کی

روایت ہے ۔صرف آصف علی زرداری کے معاملے میں، صرف آصف علی زرداری اور بلا خوف و تردید میں کہتا ہوں صرف پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے جب یہ درخواست آتی ہے کہ آپ رول 72 الف کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کریں اور وہ حکم صادر کریں جو آپ نے 165 مرتبہ پہلے مسلم لیگ اورمسلم لیگ کے حلیف سنیٹروں کے بارے میں کیا ہے تو آصف علی زرداری کے نام میں خبر نہیں کیا ہے۔ ان کے نام میں خبر نہیں کیا روشنی ہے' کیا ان کے پاس ہے' ایک اور لفظ استعمال کر دیا گیا تھا ایک زمانے میں تو بہت شور پڑ گیا تھا ۔میں وہ نہیں کر رہا لیکن اسی قسم کا میرا مدعا ہے ۔ کیا بات ہے ان میں' ان کے ماتھے پر کیا نور ہے جو ادھر نہیں ہے 'یہ پاکستان پیپلزپارٹی کے معاملے کوآپ دلائل میں' استدلال میں 'بحث میں'تقریر میں الجھا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین !اب تو صدر بھی بن گئے جنہوں نے بننا تھا ۔انہوں نے آپ کے ساتھ کیا کیا ۔ایک آپ کا استحقاق تھا کیا کیا انہوں نے آپ کے ساتھ اتنی بے وفائی کی۔ اب کیا دباؤ ہے ان کی طرف سے۔ میاں صاحب یہاں ہنستے جارہے ہیں کہ جانتے ہیں کچھ جو میں نہیں جانتا ۔ جناب چیئرمین !یہ ایک انتہائی ظلم اور زیادتی ہے ۔محض یہی بات کہ یہ امتیازی سلوک ہے ۔محض یہی بات کہ آصف علی زرداری کے معاملے میں بحث ہو 'آفتاب شیخ شجاعت حسین کے بارے میں بحث نہ ہو 'میں سمجھتا ہوں وہ ٹھیک تھے ۔

جناب چیئرمین ۔ کئی دن بحث ---

چوہدری اعتزاز احسن ۔نہیں جناب پروڈکشن آرڈر کے بعد میں۔ پلیز ریکارڈ کو آپ درست رکھیں ۔ مجھے دکھائیں پروڈکشن آرڈر سے پہلے ایک دن بحث ہوئی ہو 'ایک منٹ کی بحث ہوئی ہو' آپ مجھے پکڑیں' میرا گریبان آپ کے ہاتھ میں' یہی تو کہہ رہا ہوں جناب چیئرمین !یہی تو میں آپ کو عرض کر رہا ہوں ۔وہ شہزادے ہیں شہزادے تھے۔ کیا ان میں ہے۔ کیا روشنی ہے ' کیا ماتھے پر نور ہے۔ وہ فیصلے درست تھے آپ کے' آپ نے بغیر بحث کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے ۔درست تھے۔ آصف علی زرداری کی قسمت میں اندھیرا لکھا ہوا ہے۔ آپ نے لکھا ہے' کاتب تقدیر نے لکھا ہے' کہ انہوں نے لکھا ہے' کہ حکومت نے لکھا ہے۔ کس نے لکھ دیا ہے کہ آپ کا ذہن ہی تبدیل ہو رہا ہے ۔پروڈکشن آرڈر سے پہلے آپ بحث کی بات کرتے ہیں ۔ پروڈکشن آرڈر میں آپ تاخیر کی بات کرتے ہیں ۔سوچ سکتے ہیں آپ چیئرمین ہیں میں یہ نہیں

سوچ سکتا اور میں نے پہلے عرض کیا انتہائی عاجزی کے ساتھ ' انتہائی انکساری کے ساتھ ۔میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتاہوں جناب چیئرمین! کہ اگر آپ نے 165 یا جتنے بھی فیصلوں پر متعدد بار دستخط غلط کئے ہیں، بغیر سوچے سمجھے کئے تو ہم سے نہ کچھ بھی کہلوائیے۔ خود جب آپ گھر جائیں گے تو خدارا اکیلے بیٹھ کر تنہائی میں سوچیں کہ کیا یہ جگہ موزوں ہے آپ کے لئے ۔۔

(اس موقعے پر اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

(اذان ظہر کے بعد ہاؤس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب عالی صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے ۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب چیئرمین صاحب ! ہفتے میں ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کے کئی کئی ماہ سے ریزولیوشن' موشنز فائل پڑے ہوئے ہیں ۔ جناب بھنڈر صاحب چار چیزیں پیش کرنا چاہتے تھے۔ جناب والا! اٹھارہ موشنز جناب اقبال حیدر صاحب کے ہیں ۔ ایک ایجوکیشن پالیسی پر خاص طور پر جو آج کل سب سے بڑا اہم subject ہے اور جس کو میں ملک میں دفاع کےبعد سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں اور شاید آپ بھی دیتے ہوں گے اور اگر کوئی نہیں دیتا تو بڑے افسوس اور شرم کی بات ہے کہ وہ کیوں نہیں دیتا ۔ اگر وہ آج آپ کے سامنے ہاؤس میں آجاتے تو کچھ بات آگے بڑھتی ۔ اب یا تو آپ یہ فیصلہ فرماتے کہ آپ یہ اپنا فیصلہ اس معاملے پر defer کر رہے ہیں جو معاملہ جناب محترم قائد حزب اختلاف نے اٹھایا ہے ۔بہت دیر تک بحث کی ' پھر ان کے ساتھیوں نے اٹھایا پھر قبلہ جناب جسٹس افضل لون صاحب نے اپنے قانونی خیالات کا اظہار کیا ' پھر قبلہ قاضی صاحب نے آپ کے سامنے اپنے خیالات پیش کئے۔ میری ناچیز رائے میں ایسا آج خاصا material تھا کہ یا تو آپ اس کو سن کر defer فرما دیتے یا اگر کچھ مزید سننا ہے تو آپ کہتے کہ میں کل سنوں گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر آج ہمارے commenced resolutions یا کچھ اور چیزیں بھی آجاتیں تو جناب والا! ہاؤس پر ضرور ایک سینیٹر کا حق ہے ۔ اس کو جہاں ہونا چاہیئے ' اگر آپ مناسب سمجھیں اور اگر سینیٹر اعتزاز احسن صاحب نے ایک بات کہی ہے تو آپ کا فیصلہ ہے لیکن جو ہم لوگ یہاں بیٹھے ہیں اور جو تھوڑی سی محنت کرتے ہیں ' ان کا بھی آپ پر حق ہے اور اس ہاؤس پر بھی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب! آج پہلا دن تھا تو ایسا ہوتا ہے۔ پہلے دن کچھ زیادہ گرما گرمی ہوتی ہے، ایشوز ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب والا! یہ معاملہ چھ ماہ سے چل رہا ہے لیکن چونکہ میں اس عمر کے باوجود ایک جونیئر سینیئر شاید آپ مجھے قرار دیتے ہیں، پیچھے بھی بیٹھتا ہوں تو میں آپ سے عرض کروں گا کہ میری عمر کا ہی خیال کر لیا کریں۔

جناب چیئرمین ۔ میں آپ کا ضرور خیال کروں گا۔ مجھے آپ کا بہت ہی احترام ہے۔ I appreciate what you are saying.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ بہرہ ہوں میں تو چاہیے دونا ہو التفات

سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

تو میں کہتا نہیں ہوں بات مکرر کئے بغیر

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں آپ کا مجھے بے حد احترام ہے۔ جو آپ کہتے ہیں، میں اس کی داد دیتا ہوں۔ پہلا دن اس طرح ہی ہوتا ہے۔ بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب والا! پرائیویٹ ممبر ڈے کی مناسبت سے ہم چھ، چھ ماہ سے تیاری کئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ کافی عرصے کے بعد ہاؤس نے meet کیا ہے، ذہن میں کافی چیزیں ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی ۔ اور خاص طور پر وزیر تعلیم جناب غوث علی شاہ صاحب تشریف لائے ہیں۔ اگر ان کا سوال آ جاتا تو وہ جواب دیتے۔ آج کا سارا وقت تو ضائع ہو گیا۔ آپ یا تو فیصلہ فرما دیتے کہ میں نے سن لیا ہے اور میں مزید سنوں گا۔ ہم لوگ انتظار میں بیٹھے ہیں، جیسے آدمی موت کا انتظار کر رہا ہو۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آج پہلا دن تھا۔ ایسا پہلے دن اکثر ہو جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بھئی میں وہی کروں گا جو پہلے کرتا رہا ہوں، اعتراز صاحب let it

be very clear, I will hear the arguments and then I pass an order.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب آپ نے کبھی production order پر بحث نہیں کروائی۔

جناب چیئرمین۔ میں وہی کروں گا جو میں نے پہلے کیا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب آپ روایات کے خلاف جا رہے ہیں ۔

Mr. Chairman: Whenever a legal issue is raised, I hear arguments and then give an order.

چوہدری اعتزاز احسن۔ آپ bound ہیں اپنی رولنگ اور اپنے production order کے، اپنی روایات کے آپ پابند ہیں جناب چیئرمین ۔

جناب چیئرمین۔ جی بالکل صحیح ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اور یہ آپ صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ آصف علی زرداری اپوزیشن کا سینیٹر ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کا سینیٹر ہے ۔

Mr. Chairman: That is your argument.

چوہدری اعتزاز احسن۔آپ کی جماعت سے اس کا تعلق نہیں ہے اس لئے آپ یہ ناانصافی کر رہے ہیں جناب چیئرمین ۔

Mr. Chairman: Sorry I don't agree with that. That is your point of view. I will do exactly what I did earlier. Whenever an important legal issue is raised, I will hear arguments and then I will pass an order. I have done it before and I will do it again.

(Interruption)

Mr. Chairman: Sorry.

وٹو صاحب آپ فرمائیے ۔

Mian Raza Rabbani: If that is the position, there will be no order of the day tomorrow because when you were there, when you heard arguments....

(interruption)

Mr. Chairman: Raza sahib, I will do exactly what I have been doing for last many years. Whenever a legal issue is raised, I will hear arguments, I will pass an order. You can go to the High Court as you did before. If you disagree my order , you are free to go to the High Court or Supreme Court, as you did earlier, you are free. But I will do exactly what I did before, I will do exactly what I have been doing in the past, I will hear arguments extensively, I willl pass an order, if you don't like it , fine, if you agree with it, fine. Yes, Mr. Watto.

(مداخلت)

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اعتراز صاحب یہ کوئی پارلیمانی طریقہ نہیں ہے، یہ سینٹ کی کارکردگی کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will do my duty. This is not an emotional issue for me.

آپ پہلے بھی اس طرح کرتے رہے ہیں، اب بھی کریں۔ میں پہلے بھی اس طرح کرتا رہا ہوں اب بھی اس طرح کروں گا I will do my duty ۔ جی جناب وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین ! مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ میرے فاضل دوست، دوسری طرف جو بیٹھے ہیں انہوں نے اس پر مفصل تقاریر کی ہیں اور انہیں تقاریر کا حق ہے۔ آپ نے اجازت دی ہے بلکہ ایک ہی موضوع پر کئی کئی ممبروں کو کئی کئی مرتبہ آپ نے موقع دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں وٹو صاحب میرا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ جب

ہوتا ہے تو میں سب کی بات سنتا ہوں، لاءمنسٹر کی بھی سنوں گا important legal issue raise

اور ایک فیصلہ کر دوں گا۔ پہلے بھی میں نے فیصلہ اسی طرح کیا تھا ان کو وہ پسند نہیں آیا،

ہائیکورٹ چلے گئے، ہائیکورٹ نے میری رولنگ uphold کر دی ہے ۔ سپریم کورٹ میں اب دیکھیں

کیا بنتا ہے I don't know. What I will do exactly the same what I have been doing

before and not only on this issue بیشمار issues ہیں جس پر میں نے بحث سن کر فیصلہ کیا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید جو main issue ہے اس میں ہمارے فاضل دوستوں کے پاس دلائل کی کمی تھی اس لئے وہ زیادہ اس کے political aspect پر زور دیتے رہے ہیں، legal aspect پر انہوں نے زور نہیں دیا۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ معزز ایوان آئین نے قائم کیا ہے اور آئین کے تحت جو رولز بنے ہیں ان کے تحت اس کی کارروائی ہو گی۔ اس معزز ایوان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو یہ رولز بدل دے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ کورم نہیں ہے جناب۔

Mr. Chairman: I don't think there is a quorum

تو کل کے لئے کیا کرنا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ کل کے لئے جناب میری درخواست ہو گی کہ ہم اگر ساڑھے تین بجے meet کرلیں تو ساڑھے آٹھ سے پہلے اس کو ختم کرنا ہو گا۔

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again at 4 .00 p. m. tomorrow afternoon.

[The House then adjourned to meet again at four O'clock in the evening on Tuesday, April 21, 1998].